26

حضرت سلیمان علیہ السلام کے حالات

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۲۶

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاؑء"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسٰے اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزو گوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ و عجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالٰی کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالٰی کے منتخب نمائندوں نے اعلٰی مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالٰی صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالٰی ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلٰی مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہو نگا۔

اللہ تعالٰی ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ؗ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بےشک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷٤﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷٦﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بےشک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی (اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکرگزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸٤﴾ اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار تھے ﴿۸٦﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بےشک میں قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے ﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت سلیمان علیہ السلام کے حالات

حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ "اور ہم نے سلیمانؑ کے لئے ہوا کو مسخر کیا اُس حال میں جبکہ وہ بہت سخت و تیز ہوتی تھی اور اس کے حکم سے جاری ہوتی تھی اُس زمین پر جس میں ہم نے برکت نازل کی تھی اور ہم ہر شے سے واقف و آگاہ ہیں" (روایت میں ہے کہ وہ زمین مبارک شام بیت المقدس کی ہے)۔ "اور دیو اور شیطانوں کا ایک گروہ تھا جو دریا میں غوطہ لگا کر ان کے لئے عمدہ چیزیں (لولوؤ مرجان) نکالتا تھا اس کے علاوہ اور کام بھی کرتا تھا مثل شہروں کے بنانے، قصروں کے تیار کرنے، پہاڑوں کو کھودنے اور عجیب و غریب صنعتیں تیار کرنے کے اور ہم اُن کی حفاظت کرنے والے تھے اس سے کہ وہ سلیمان کی نافرمائی کریں یا کسی کو کوئی اذیت پہنچائیں۔ اور سلیمانؑ نے داؤدؑ کی میراث پائی مال اور علم پیغمبری کی، اور سلیمانؑ نے کہا کہ لوگوں ہم کو جانوروں (پرندوں) کی زبان تعلیم کی گئی ہے اور ہر شے میں سے حصّہ عطا کیا گیا ہے اور بیشک یہ خدا کا فضل عظیم ہے۔" (پھر خدا نے فرمایا ہے)۔ "اور ہم نے ہوا کو سلیمانؑ کیلئے مسخر کیا جو صبح کو ایک مہینے کی راہ طے کرتی تھی اور شام کو ایک مہینے کی راہ طے کرتی تھی اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ جاری کیا۔" (بیان کیا جاتا ہے کہ تین شبانہ روز تانبا پانی کی طرح جاری تھا اور اب بھی جو تانبا پایا جاتا ہے اُسی تانبے میں سے ہے)۔ "اور ہم نے جنوں کو اُن کا تابع بنایا جو اُن کی خدمت میں رہ کر خدا کے حکم اور اجازت سے کام کیا کرتے تھے اور جنوں میں جو بھی ہمارے حکم کے خلاف ان کی نافرمانی کرتا تھا ہم اس کو

ترجمہ، اور ہوا کو (ہم نے) سلیمان کا تابع کر دیا تھا اس کی صبح کی منزل ایک مہینے کی راہ ہوتی اور شام کی منزل بھی مہینے بھر کی ہوتی۔ اور ان کے لئے ہم نے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا اور جنّوں میں سے ایسے تھے جو ان کے پروردگار کے حکم سے ان کے آگے کام کرتے تھے۔ اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے پھرے گا اس کو ہم (جہنم کی) آگ کا مزہ چکھائیں گے ﴿۱۲﴾ سورۃ سبأ

آخرت یا دُنیا کی جلانے والی روشن آگ کا مزہ چکھاتے تھے۔"

چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ خدا نے ایک فرشتے کو اُن پر موکل کیا تھا جس کے ہاتھ میں آگ کا تازیانہ تھا جو حضرت سلیمانؑ کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا تھا وہ فرشتہ اس کو تازیانہ سے مارتا تھا کہ وہ جل جاتا تھا۔ جن اُن کے لئے قصر اور بلند عمارتیں اور صورتیں مثل حوض کے بڑے بڑے پیالے اور بڑی دیگیں بناتے اور اُن کو زمین میں نصب کر دیا تھا کہ لوگ ان کو حرکت نہیں دے سکتے نہ اُکھاڑ سکتے تھے۔ "اور ہم نے کہا کہ اے آلِ داؤدؑ ان نعمتوں کے شکر میں عمل نیک کرو اور عبادت بجالاؤ اور شکر کرنے والے بندے تو بہت کم ہیں"۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ "بیشک ہم نے سلیمانؑ کا امتحان لیا اور کرسی پر ایک جسم کو ڈالدیا تو انہوں نے ہماری بارگاہ میں توبہ و انابت کی۔ سلیمانؑ نے دُعا کی اے پالنے والے مجھ کو بخشدے اور مجھ کو ایسی بادشاہی اور ایسا ملک عطا فرما کہ پھر میرے بعد کسی کے لئے ایسی حکومت سزاوار نہ ہو اور بیشک تو بڑا اعطا کرنے والا ہے۔ پھر ہم نے اُن کے لئے ہوا کو مسخر کیا جو ان کے حکم سے جہاں وہ چاہتے تھے نرم اور مناسب طور پر جاری ہوتی تھی" کہا جاتا ہے کہ پہلے ہوا بہت تیز چلتی تھی اور بساط سلیمان کو زمین سے اُٹھاتی تھی اور جب وہ بلند ہو جاتی تو نرم رفتار سے چلتی بعض کہتے ہیں کہ کبھی تیز چلتی اور کبھی آہستہ اور بعض کا قول ہے کہ تیز چلتی اور ہموار روان ہوتی اور بعض کہتے ہیں کہ ہموار چلنے سے کنایہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی فرمانبرداری تھی۔ "اور ہم نے ان کا مسخر دیووں کو کیا جو عمارتیں تعمیر کرتے تھے اور دریا میں غوطہ لگا کر جواہرات نکالتے تھے اور دوسرے سرکش دیووں پر ان کو اختیار و قابو دے دیا جو زنجیروں میں بندھے رہتے تھے یعنی سرکش یا کافر دیووں کو جو دو تین اور اس سے زیادہ کو ایک

ترجمہ، وہ جو چاہتے یہ ان کے لئے بناتے یعنی قلعے اور مجسمے اور (بڑے بڑے) لگن جیسے تالاب اور دیگیں جو ایک ہی جگہ رکھی رہیں۔ اے داؤد کی اولاد (میرا) شکر کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں (۱۳) سورۃ سباَ

دوسرے کے ساتھ زنجیر میں کھینچتے تھے ہم نے سلیمانؑ سے کہا کہ یہ تم پر ہماری بخشش واحسان ہے چاہو لوگوں کو عطا کرو یا محفوظ رکھو قیامت کے روز تم سے اس کا کچھ حساب نہیں لیا جائے گا۔" روایت ہے کہ خدا نے مشرق و مغرب کی سلطنت حضرت سلیمانؑ کو عطا کی۔ تمام اِنس و جِن، دیو اور شیاطین، چرند اور درندے ان کے محکوم تھے اور خدا نے ان کو ہر شے کا علم تعلیم فرمایا تھا۔ان کے زمانے میں عجیب عجیب صنعتیں پیدا ہوئیں جو یادگار ہیں۔ منقول ہے کہ حضرت سلیمانؑ بادشاہی دُنیا کی (آرزو کرنے کی) وجہ سے تمام پیغمبروں کے بعد جنت میں جائیں گے۔ دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت سلیمانؑ اپنی شان و شوکت کے ساتھ بنی اسرائیل کے ایک عابد کے پاس سے گذرے۔ عابد نے کہا اے پسر داؤدؑ خدا کی قسم خدا نے تم کو بادشاہی عظیم عطا فرمائی ہے۔ ہوا نے یہ آواز حضرت سلیمانؑ کے کانوں تک پہنچادی حضرت سلیمانؑ نے اس کے جواب میں فرمایا خدا کی قسم مومن کے نامہ عمل میں ایک تسبیح (سبحان اللہ) کا ثواب اُس سے بہتر ہے جو خدا نے داؤدؑ کے فرزند کو عطا فرماتا ہے کیونکہ جو کچھ اس کو دیا گیا ہے وہ زائل ہو جائے گا اور اس تسبیح کا ثواب ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ منقول ہے کہ ہر روز صبح کو حضرت سلیمانؑ امیروں اور رئیسوں کی طرف سے گذرتے جب مسکینوں کے پاس پہنچے تو ان کے پاس بیٹھتے اور فرماتے ایک محتاج ایک محتاج کے پاس بیٹھا ہے۔ اور باوجود ایسی بادشاہی کے مومی جامہ پہنتے اور رات کے وقت اپنے ہاتھوں کو اپنی گردن میں باندھ لیتے اور صبح تک کھڑے رہتے اور رویا کرتے۔ اور زنبیل بُن کر فروخت کرتے اُسی سے اپنا پیٹ پالتے اور بادشاہی صرف اس لئے طلب کی تھی کہ کافر بادشاہوں کو مغلوب کرکے دین اسلام میں اُن کو لائیں (اور خدا کا مطیع و فرمانبردار بنائیں)۔ منقول ہے کہ علی بن یقطین نے حضرت امام موسیٰؑ کاظمؑ سے پوچھا کہ آیا خدا کے (کسی)

ترجمہ،اور ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب بخشے۔ (اور) سب کو ہدایت دی۔ اور پہلے نوح کو بھی ہدایت دی تھی اور ان کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی۔ اور ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں ﴿٨٤﴾ سورۃ الأنعام

پیغمبر کا بخیل ہونا جائز ہے، فرمایا نہیں تو۔ سوال کیا کہ پھر حضرت سلیمانؑ کا یہ کہنا کہ خداوندا مجھے بخش دے اور مجھ کو ایسا ملک عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو نہ ملے کیا معنی رکھتا ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بادشاہی دو قسم کی ہے ایک وہ جو ظلم وجور سے حاصل کی جائے اور دوسری وہ جو خدا کی جانب سے ہو جیسے آل ابراہیمؑ، طالوت اور ذوالقرنین کی بادشاہی۔ حضرت سلیمانؑ نے کہا تھا کہ خدایا، مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو غلبہ اور جور وستم سے نہ حاصل ہو سکے تاکہ لوگ سمجھیں کہ سلیمانؑ کی بادشاہی انسانی اختیار سے بالاتر ہے۔ اور وُہ معجزہ ہو اور ان کی حقیقت اور پیغمبری پر دلالت کرے لیکن حضرت سلیمانؑ کی یہ غرض نہ تھی کہ خدا انبیا اور اوصیاء کو بھی جائز طور پر مثل ان کی بادشاہی کے نہ عطا فرمائے۔ خدا نے ہوا کو ان کا تابع بنایا کہ جہاں وہ چاہتے تھے ہوا ان کو لے جاتی تھی اور ہر روز دو مہینے کی راہ طے کرتی تھی اور شیطانوں کو ان کا مطیع قرار دیا۔ تاکہ ان کے لئے عمارتیں بنائیں اور غواصی کریں اور طائروں کی زبان تعلیم کی اس وجہ سے لوگوں نے سمجھا کہ ان کے زمانہ میں اور ان کے بعد ان کی بادشاہی مشابہت نہیں رکھتی ان لوگوں کی بادشاہی سے جو لوگوں پر ظلم وجور اور غلبہ کے سبب مسلط ہو جاتے ہیں۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم جو کچھ خدا نے سلیمانؑ کو بخشا تھا ہم کو بھی عطا فرمایا ہے اور جو کچھ سلیمانؑ یا ان کے علاوہ کسی اور کو عطا نہیں فرمایا وہ سب طاقت وقوت ہم کو بخشی ہے۔ خدا نے سلیمانؑ کے حالات میں ارشاد فرمایا کہ اے سلیمانؑ یہ بادشاہی ہماری بے حساب عطا ہے تم کو اختیار ہے چاہے کسی کو بخش دو یا محفوظ رکھو اور حضرت محمد مصطفےٰؐ کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو کچھ (اے

ترجمہ، اور ہم نے تمہارے لئے ان کو ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾

سورۃ الأنبیاء

مسلمانوں) رسولؐ تم کو دے دیں لے لو اور جس سے منع کریں اُس سے باز رہو اور دین و دُنیا کا کل اختیار حضرت رسولؐ عربی کو دیدیا۔ (مولف کہتے ہیں کہ اس شبہ کے جواب میں بحارالانوار میں کئی وجہیں ذکر کی گئی ہیں)

تحت سلیمانؑ جس پر وہ بیٹھ کر سفر کرتے تھے۔

شیاطین نے حضرت سلیمانؑ کے لئے سونے اور ریشم کا ایسا تخت بنایا تھا جو ایک فرسخ لمبا چوڑا تھا (یعنی ۳ ۱/۲ میل) اور حضرت کے لئے سونے کا ایک منبر اُس تخت کے وسط میں تیار کیا تھا جس پر وہ بیٹھتے تھے اور اس کے چاروں طرف سونے اور چاندی کی تین ہزار کرسیاں تھیں۔ سونے کی کرسیوں پر پیغمبران وقت اور چاندی کی کرسیوں پر علماء بیٹھتے تھے اور ان کے گرد تمام انسان و شیاطین اور جِن کھڑے ہوتے اور پرندے اپنے پروں سے ان سب کے سروں پر سایہ کرتے تھے۔ باوصبا اُس بساط کو لے کر فضا میں چلتی اور صبح سے شام تک ایک مہینے کی راہ طے کرتی اور شام سے صبح تک ایک مہینے کی راہ طے کرتی۔ ایک اور روایت ہے کہ سلیمانؑ کا لشکر سو (۱۰۰) فرسخ کے فاصلہ میں آتا تھا۔ پچیس (۲۵) فرسخ میں آدمی ہوتے تھے۔ پچیس (۲۵) میں جِن، پچیس (۲۵) فرسخ میں جانوران صحرائی اور پچیس (۲۵) میں مرغان ہوا ہوتے تھے۔ اور ہزار گھر شیشے اور لکڑی کے اوپر بنائے تھے جن میں تین (۳۰۰) سو نکاحی عورتیں اور سات (۷۰۰) سو کنیزیں رہتی تھیں۔ حضرت سخت ہوا کو حکم دیتے جو ان مکانات کو زمین سے بلند کرتی پھر نرم ہوا

ترجمہ، پھر ہم نے ہوا کو ان کے زیر فرمان کر دیا کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتے ان کے حکم سے نرم نرم چلنے لگتی ﴿۳۶﴾ اور دیووں کو بھی (ان کے زیر فرمان کیا) وہ سب عمارتیں بنانے والے اور غوطہ مارنے والے تھے ﴿۳۷﴾ اور اوروں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے ﴿۳۸﴾ (ہم نے کہا) یہ ہماری بخشش ہے (چاہو) تو احسان کر دو یا (چاہو تو) رکھ چھوڑو (تم سے) کچھ حساب نہیں ہے ﴿۳۹﴾ اور بے شک ان کے لئے ہمارے ہاں قُرب اور عمدہ مقام ہے ﴿۴۰﴾ سورۃ ص

کو حکم دیتے تو وہ آہستہ آہستہ لے چلتی۔ اور خدا نے زمین و آسمان کے درمیان ان کو وحی کی کہ تمہاری بادشاہی میں ہم نے یہ اور اضافہ کیا کہ کوئی کہیں پر کوئی بات کریگا اسے ہوا تم تک پہنچادیا کرے گی۔ جب سلیمانؑ بساط پر سوار ہوتے تھے اپنے اہل خانہ کو اور خدمت گاروں اور منشیوں کو اور اپنے تمام لشکر کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ یہ لوگ چھتوں پر ایک دوسرے کے سامنے اپنے درجوں میں کنارے ہوتے اور حضرت کا باورچی خانہ لوہے کے تنوروں سمیت ہمراہ ہوتا اور بڑی دیگیں ہوتیں جن میں ایک ساتھ بیس اونٹ کا گوشت پکایا جاتا اور جلسہ گاہ کے سامنے چہار پالوں کے واسطے میدان ہوتا تھا جس میں وہ چرا کرتے تھے۔ باورچی کھانا پکانے میں مشغول رہتے اور کاریگر لوگ اپنے کاموں میں لگے رہتے اور گھوڑے حضرت کے سامنے بندھے ہوتے اور بساط ہوا پر رواں ہوتی۔ ایک روز اصطخر شیراز سے یمن کی طرف گئے اور مدینہ طیبہ سے گذرے تو حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ یہ پیغمبر آخرالزمان کی ہجرت کی جگہ ہے کیا کہنا ہے اُس کا جو حضرت پر ایمان لائے اور آپ کی متابعت کرے۔ جب مکّہ معظمہ سے گذرے بُتوں کو دیکھا کہ کعبہ کے گرد رکھے ہوئے ہیں۔ حضرت سلیمانؑ کو دیکھ کر کعبہ نے گریہ کیا خدا نے اُس پر وحی کی کہ کیوں رُوتا ہے کعبہ نے عرض کی کہ پالنے والے تیرا ایک پیغمبر اور تیرے دوستوں کی جماعت میرے پاس سے گزری اور نہ میرے پاس اُترے نہ نماز پڑھی۔ اور کفار میرے چاروں طرف بُتوں کو رکھے ہوئے ان کی پرستش کرتے ہیں۔ تو خدا نے وحی کی کہ گریہ مت کر بہت جلد تیری زمین کو سجدہ کرنے والوں کی پیشانیوں سے بھر دوں گا اور قرآن نازل کروں گا اور آخر زمانہ میں ایک پیغمبر کو بھیجوں گا جو میرے تمام پیغمبروں میں برتر ہوگا اور ایک گروہ کو مقرر کروں گا جو تجھے آباد رکھیں

ترجمہ، اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم بخشا اور انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی ﴿۱۵﴾ اور سلیمان اور داؤد کے قائم مقام ہوئے۔ اور کہنے لگے کہ لوگو! ہمیں (خدا کی طرف سے) جانوروں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہر چیز عنایت فرمائی گئی ہے۔ بے شک یہ (اُس کا) صریح فضل ہے ﴿۱۶﴾ سورۃ النمل

گے اور فریضۂ حج اُن پر واجب قرار دوں گا کہ اطراف عالم سے تیری طرف آئیں گے جس طرح پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور جس طرح اونٹنی اپنے بچے کی جانب رجوع ہوتی ہے اور تجھ کو بُتوں اور بُت پرستوں سے پاک کردوں گا۔ دوسری معتبر حدیث میں ہے کہ پہلے جس نے خانہ کعبہ پر غلاف بُن کر چڑھایا وہ حضرت سلیمانؑ تھے۔ حضرت جن و انس اور پرندوں کے ساتھ ہَوا پر حج کو تشریف لے گئے تھے اس وقت کعبہ کو قبطی لباس سے آراستہ فرمایا۔

تخت سلیمانؑ جس پر وہ بیٹھ کر فیصلہ کیا کرتے تھے۔

روایت ہے کہ جب سلیمانؑ اپنے پدر بزرگوار کے بعد بادشاہ ہوئے۔ آپ کے حکم سے ایک تخت نہایت عمدہ اور نادر بنایا گیا تاکہ اُس پر بیٹھ کر آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا کریں اور کوئی باطل پسند اور ناحق گواہی دینے والا اُس کے قریب جانے سے ڈرے اور جھوٹ نہ کہے اور غلط دعویٰ نہ کرے اور جھوٹی گواہی نہ دے۔ وہ تخت ہاتھی دانت کا بنایا گیا اُس میں یاقوت و مروارید و زبرجد اور قسم قسم کے جواہرت جڑے گئے اور اُس کے گرد سونے کے چار درخت لگائے گئے جن کے گچھے یاقوت سُرخ اور سبز زمرد کے تھے اور دو درختوں پر دو مور سونے کے بنائے گئے اور دو درختوں پر ان موروں کے مقابل دو گدھ سونے کے تیار کئے گئے اور دو درختوں پر ان موروں کے مقابل دو گدھ سونے کے تیار کئے گئے اور تخت کے دو طرف سونے کے دو شیر بنائے گئے جن کے سروں پر زمرد کے گرز تھے اور اُن چاروں درختوں پر طلائے سُرخ کے انگور کے درخت بنائے گئے جن کے گچھے یاقوت سُرخ کے تھے۔ وہ انگور کی بیلیں اور وہ چاروں

ترجمہ، اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور سلیمان کے لئے جنوں اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے اور قسم وار کئے جاتے تھے ﴿۱۷﴾ سورۃ الأنبیاء

درخت تخت پر سایہ افگن تھے۔ جب حضرت سلیمانؑ اُس تخت پر بیٹھنا چاہتے تھے اور پہلے زینے پر قدم رکھتے تو وہ پورا تخت چکی کی طرح گردش کرتا اور وہ گدھ اور مور اپنے پروں کو کھول دیتے اور شیر زمین سے اپنا پیٹ لگا کر چاروں ہاتھ پیر پھیلا دیتے اور اپنی دُمیں ہلانے لگتے اسی طرح جس جس پایہ پر پیر رکھتے تخت گردش کرتا اور شیر وغیرہ اسی طرح عمل کرتے یہاں تک کہ حضرت تخت پر پہنچ جاتے اور بیٹھے۔ وہ دونوں گدھ حضرت کے سُر پر تاج رکھتے اور وہ تخت مع اُن درختوں اور پرندوں کے گردش میں آتا اور پرندے اپنی منقاروں سے اُن حضرت پر مشک و عنبر چھڑکتے اور وہ کبوتر جو سونے اور جواہرات سے تیار کیا ہوا تخت کے پائے میں آراستہ کیا ہوا رہتا تھا حضرت کے ہاتھ میں توریت دیتا اور وہ لوگوں کے سامنے اس کو پڑھتے پھر لوگ حضرت کے سامنے حاضر ہوتے اور بنی اسرائیل کے بڑے بڑے لوگ (صاحباں علم و فضل) حضرت کی راہنی جانب سونے کی کرسیوں پر بیٹھے پھر پرندے ان کے سروں پر اپنے پروں سے سایہ کرتے پھر کوئی شخص اگر کسی پر دعولے کرتا اور حضرت سلیمانؑ اُس سے گواہ طلب فرماتے تو تخت اپنے تمام لوازمات کے ساتھ گردش کرتا اور شیر اپنی دُمیں زمین پر مارنے لگتے اور مرغان مرصع اپنے پروں کو کھول دیتے۔ اُس وقت مدعیوں اور گواہوں پر ایک زبردست رُعب پڑتا۔ جس سے حقیقت کے صاف کچھ نہ کہہ سکتے۔ حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ تصویریں جن کا ذکر خدا نے قرآن فرمایا ہے جن کو حضرت سلیمانؑ کے لئے بناتے تھے وہ مردوں اور عورتوں کی نہ تھیں نہ جنوں کی اور انہیں کے مانند تصویریں ہوتی تھیں۔ منقول ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی سلطنت بلاد اصطخر سے شام کے شہروں تک تھی۔ حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادقؑ سے دریافت کیا کہ شیاطین آسمانوں پر کیونکر چلے جاتے ہیں جبکہ خلقت و کثافت میں انسانوں کی طرح ہوتے ہیں اور اگر ایسے نہیں ہوتے تو پھر حضرت سلیمانؑ کے لئے عمارتیں کیسے بناتے تھے اور سخت سے سخت کام کیونکر انجام دیتے تھے جن سے انسان عاجز ہیں حضرت نے فرمایا کہ شیطانوں کے جسم

لطیف ہیں اور ان کی غذا نسیم (ہوا) ہے۔ اس وجہ سے بغیر کسی واسطہ کے آسمان پر پہنچ جاتے ہیں لیکن جب خدا نے ان کو حضرت سلیمانؑ کا تابع بنایا تو ان کے جسموں کو بھی موٹا اور کثیف (مادہ سے بھرا ہوا) بنا دیا تاکہ اُن سے کام ہو سکے۔ منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے لوگوں نے پوچھا کہ حضرت سلیمانؑ نے جو کچھ اس آیت میں سوال کیا خدا نے ان کو عطا فرمایا؟ ارشاد ہوا "ہاں" اور ان کے بعد خدا نے کسی کو ویسا ملک عطا نہیں فرمایا پھر غلبہ شیطان پر خدا نے پیغمبر آخر الزمان ؐ کو عطا فرمایا تھا کہ شیطان کی گردن مسجد کے ایک ستون سے باندھ دی اور اس طرح دبائی کہ اس کی زبان نکل آئی اور فرمایا کہ اگر حضرت سلیمانؑ کی دُعا کا خیال نہ ہوتا تو میں اُس کو تم لوگوں کو دکھا دیتا۔ روایت کے مطابق حضرت سلیمانؑ کا ایک قلعہ تھا جسے آپ کے واسطے شیاطین نے بنایا تھا۔ جس میں ہزار کمرے تھے اور ہر کمرہ میں آپ کی ایک زوجہ رہتی تھیں۔ جن میں سے تین سو نکاحی بی بیاں تھیں اور سات سو قبطی کنیزیں تھیں اور خدا نے چالیس مردوں کی قوت مجامعت حضرت کو عطا کی تھی۔ حضرت شبانہ روزان سب عورتوں سے ملاقات کرتے اور ان کی خواہشوں کو پُورا کرتے۔ منقول ہے کہ حضرت سلیمانؑ ختنہ شدہ پیدا ہوئے تھے۔ (حضرت سلیمانؑ کے ذکر میں یہ حدیث مندرج نہیں ہے انبیائے سابقین کے تذکرہ کے ساتھ پہلے ذکر کی گئی ہے)۔ حضرت کا نقش نگین انگشتری تھا "پاک ہے وہ خدا جس نے جنوں کو اپنے کلمات سے لگام دی یعنی اپنے بزرگ نامور کے ذریعہ یا اپنے واجب الاطاعت حکم سے مسخر کیا"۔ دوسری حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک رات حضرت امیر المومنینؑ کچھ دیر سونے کے بعد (بیدار ہوئے اور) گھر سے برآمد ہوئے اور آہستہ فرمانے لگے کہ تمہارا امام تمہاری طرف آیا ہے۔ پیراہن آدمؑ پہنے ہونے اُس کے ہاتھ میں سلیمانؑ کی انگوٹھی اور موسیٰؑ کا عصا ہے۔ منقول ہے کہ ایک شخص نے امام تقیؑ کی خدمت عرض کی کہ لوگ آپ کی کمسنی کے بارے میں چہ می گوئیاں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

ترجمہ، اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کئے۔ بہت خوب بندے (تھے اور) وہ (خدا کی طرف) رجوع کرنے والے تھے (۳۰) سورۃ ص

کیسے ممکن ہے کہ نو برس کا لڑکا امام ہو۔ فرمایا کہ حق تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو وحی کی کہ سلیمانؑ کو اپنا خلیفہ مقرر کریں اور حضرت سلیمانؑ لڑکے تھے اور بکریاں چرایا کرتے تھے۔ حضرت سلیمانؑ خلیفہ مقرر کئے گئے تو عبّاد و علمائے بنی اسرائیل نے نہیں مانا۔ حضرت کو وحی ہوئی کہ ان لوگوں کی لاٹھیاں سلیمانؑ کی لاٹھی کے ساتھ لے کر ایک مکان میں رکھو اور ان لوگوں سے کہو کہ اپنے اپنے تالے لگادیں اور تم بھی ایک تالا لگادو اور کل کھول کر دیکھنا جس کے عصا میں برگ و بار لگے ہوں وہی میرا خلیفہ ہے۔ حضرت نے جب یہ پیغام الٰہی ان کو پہنچایا تو وہ اس فیصلہ پر راضی ہو گئے اور اسی کے مطابق عمل کیا گیا تو حضرت سلیمانؑ کے عصا میں پتیاں اور پھل لگے ہوئے ملے۔ پھر ان لوگوں نے خلافت سلیمانؑ کو قبول کیا اور مطیع ہوئے۔

حضرت سلیمانؑ کی باشادہت:

روایت ہے کہ جب خدا نے داؤدؑ کو وحی کی کہ سلیمانؑ کو اپنا خلیفہ مقرر کریں تو بنی اسرائیل نے چیخ پکار مچائی اور کہنے لگے کہ ایک بچہ کو ہم پر خلیفہ بنایا جارہا ہے حالانکہ ہم میں اُس سے بزرگ لوگ موجود ہیں، حضرت داؤدؑ نے (جب سُنا تو) اسباط بنی اسرائیل کے سب سے بڑے سردار کو طلب فرمایا اور کہا کہ تم لوگ جو کچھ سلیمانؑ کی خلافت کے بارے میں کہتے ہو مجھ کو معلوم ہوا۔ تم اپنی اپنی لاٹھیاں لاؤ اور ہر شخص اپنے اپنے عصا پر اپنا نام لکھ کر دے ہم سلیمانؑ کے عصا کے ساتھ رات کو ایک مکان میں رکھ دیں صبح کو نکالیں جس کا عصا سرسبز و پھلدار نکلے وہی خلافت کا مستحق ہوگا۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ لاٹھیاں ایک مکان میں رکھ دی گئیں اور تمام بنی اسرائیل اس کے گرد پہرہ دیتے رہے۔ صبح کو حضرت داؤدؑ نماز سے فارغ ہو کر آئے اور دروازہ کو کھولا لاٹھیاں نکالیں۔ بنی اسرائیل نے دیکھا کہ سلیمانؑ کا عصا سرسبز و میوہ دار ہے تو اُن کی خلافت

پر راضی ہوئے۔ پھر داؤدؑ نے بنی اسرائیل کے سامنے سلیمانؑ کا امتحان لیا اور پوچھا اے فرزند کون سی چیز زیادہ ٹھنڈی اور بہت میٹھی ہے حضرت سلیمانؑ نے عرض کی خدا کا بندوں کے گناہوں کو معاف کرنا اور لوگوں کا باہم ایک دوسرے کے جرم و خطا سے درگذر کرنا۔ پھر پوچھا اے فرزند کونسی شے شیریں تر ہے عرض کی محبت و دوستی اور یہ بندوں کے درمیان خدا کی رحمت ہے۔ یہ سُن کر داؤدؑ ہنسے اور خوش ہوئے اور بنی اسرائیل سے فرمایا کہ یہ تمہارے درمیان میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔ اس کے بعد سلیمانؑ اپنے معاملہ کو پوشیدہ رکھتے تھے اور ایک عورت سے شادی کرلی اور ایک مدت تک اپنے شیعوں سے مخفی رہے۔ آپ کی زوجہ نے ایک روز کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کی بہترین سیرت و خصلت ہے آپ کی کسی عادت سے مجھے کراہت نہیں۔ سوائے اس کے کہ آپ کے اخراجات میرے والد کے ذمہ ہیں اگر بازاروں میں گھوم پھر کر اپنی روزی خدا سے طلب کیجئے تو مجھے امید ہے کہ وہ آپ کو ناامیّد نہ واپس کرے گا۔ سلیمانؑ نے کہا خدا کی قسم میں نے دُنیا کا کوئی کام اب تک نہیں کیا ہے اور نہ جانتا ہوں۔ پھر اُس روز بازار تشریف لے گئے اور تمام دن گھومتے پھرتے رہے کچھ حاصل نہ ہوا۔ شام کو واپس آئے اور کہا آج تو کچھ نہ ملا۔ زوجہ نے کہا کوئی پروا نہیں کل انشاء اللہ ملے گا۔ دوسرے روز بھی ایسا ہی ہوا۔ زوجہ نے تسلی دی اور کہا انشاء اللہ کل ملے گا۔ تیسرے روز دریا کے کنارے پہنچے۔ ایک شخص کو مچھلی کا شکار کرتے ہوئے دیکھا اُس سے کہا کیا میں تمہاری کچھ مدد شکار میں کروں اور تم اس کے عوض مجھے کچھ دو، شکاری راضی ہوگیا اور سلیمانؑ مچھلی پکڑنے میں اس کے شریک ہوگئے۔ شکاری نے دو مچھلیاں اجرت میں دیں سلیمانؑ نے خدا کی حمد کی اور مچھلیوں کا شکم چاک کیا تو ایک مچھلی کے شکم میں سے ایک انگوٹھی ملی اُس کو الگ رکھ لیا اور شکر خدا بجالائے۔ پھر مچھلیوں کو صاف و پاک کر کے گھر آئے زوجہ بہت خوش ہوئی اور کہا چاہتی ہوں کہ میرے ماں باپ کو بلا کر دکھا دیجئے کہ آپ نے محنت کر کے یہ روزی حاصل کی ہے۔ (مچھلیاں پکا کر تیار کی گئیں) پھر حضرت سلیمانؑ نے اپنی

زوجہ کے والدین کو بلایا۔ انہوں نے مچھلیوں میں سے کچھ کھایا۔ تو سلیمانؑ نے اُن سے کہا آپ لوگ مجھے پہنچانتے ہیں۔ انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم ہم نے تمہارے جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔ حضرت سلیمانؑ نے اس وقت وہ انگوٹھی نکال کر انگلی میں پہنی اُسی وقت تمام پرندے اور جن اُن کے پاس حاضر ہو کر ان کے تابع فرماں ہوئے اور آپ کی بادشاہی کا اظہار ہوا۔ حضرت اپنی زوجہ کو مع اُن کے والدین کے بلا د اصطخر لائے اور آپ کے شیعہ اطراف عالم سے اُن کے پاس جمع ہوئے اور بہت خوش ہوئے۔ ان کی تکلیفیں جو حضرت سلیمانؑ کی غیبت میں گھیرے ہوئے تھیں دور ہوئیں۔ حضرت نے مدتوں حکومت کی۔ جب آپ کی وفات کا زمانہ قریب آیا آصفؑ بن برخیا کو خدا کے حکم سے اپنا وصی بنایا۔ آپ کے پیر و ہمیشہ حضرت آصفؑ کے پاس آتے اور اپنے مسائل دینی اُن سے دریافت کرتے۔ پھر خدا نے آصفؑ کو ان کے درمیان سے ایک طویل مدّت تک کے لئے پوشیدہ کر دیا۔ پھر وہ ظاہر ہوئے اور ایک عرصہ تک ان کے ساتھ رہے۔ پھر حضرت آصفؑ نے ان کو وداع کیا۔ انہوں نے پوچھا اب آپ سے کب ملاقات ہوگی۔ فرمایا روز قیامت صراط کے نزدیک اور ان سے روپوش ہو گئے ان کی غیبت میں بنی اسرائیل سخت بلاؤں میں مبتلا ہوئے اور بخْتُ النَّصَّر ان پر غالب ہوا اور جو ظلم چاہا اُس نے اُن پر کیا۔

منقول ہے کہ خدا نے کسی پیغمبر کو مبعوث نہ کیا مگر یہ کہ وہ صاحب عقل ہوتا تھا اور بعض عقل میں بعض پیغمبروں سے کامل تر تھے اور حضرت داؤدؑ نے حضرت سلیمانؑ کو جب تک ان کی عقل کی آزمائش نہ کر لی خلیفہ نہیں بنایا اور سلیمانؑ جب خلیفہ ہوئے تیرہ برس کے تھے اور آپ کی باشادہی کی مدت چالیس سال تھی اور ذوالقرنین جب بادشاہ ہوئے بارہ سال کے تھے اور انہوں نے تیس برس حکومت کی۔ اور جب امام صادقؑ سے لوگوں نے قول خداوند تعالیٰ "اے آل داؤدؑ شکر کرو" کی تفسیر پوچھی تو فرمایا کہ آل داؤد اسی (۸۰) مرد اور ستر (۷۰) عورتیں تھیں

جن میں سے کسی نے ایک روز بھی اپنی عبادت کے معمول میں فرق نہ آنے دیا۔ حضرت داؤدؑ کے بعد جب حضرت سلیمانؑ بادشاہ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اے لوگوں خدا نے مجھے پرندوں کی زبان سکھائی ہے اور آدمیوں اور جنوں کو میرا تابع بنایا ہے۔ حضرت سلیمانؑ ہر بادشاہ کو جو زمین کے کسی حصّہ میں ہوتا اور اس کی خبر آپ کو ہوتی تو آپ مع لشکر کے اُس کی طرف جاتے اور اس کو اپنا تابع و فرمانبردار بنا کر ایسے دین میں شامل کر لیتے تھے۔ خدا نے ہَوا کو اُن کا مسخر قرار دیا تھا۔ جب وہ کسی مجلس میں تشریف رکھتے پرندے آپ کے سَر پر اپنے پروں سے سایہ کرتے اور انس و جن آپ کی خدمت میں صف بستہ حاضر رہتے۔ جب کہیں مع لشکر کے جنگ کے لئے جانا چاہتے تو بساط کے کنارے پر لکڑی کا ایک مقام حضرت کے لئے تیار کیا جاتا۔ اور بساط میں لشکر، چوپائے اور آلات چوبی سب جو کچھ ضروری ہوتا مہیّا کیا جاتا۔ پھر حضرت ہَوائے سخت کو حکم دیتے وہ بساط کے نیچے داخل ہو کر بساط کو اُٹھاتی اور جس جگہ حکم فرماتے لے جاتی اور صبح کو ایک مہینے کی راہ اور شام کو ایک مہینہ کی راہ طے کرتی۔ امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت سلیمانؑ بیت المقدس سے نکلے اور اپنی بساط پر بیٹھے داہنی جانب تین لاکھ کرسیوں پر آدمی اور اسی طرح بائیں جانب تین لاکھ کرسیوں پر جن بیٹھے تھے اور حضرت کے حکم سے پرندے سب کے سروں پر سایہ کئے ہوئے تھے۔ حضرت نے ہوا کو حکم دیا اُس نے بساط کو اُٹھایا اور مدائن میں لائی اور مدائن سے اُٹھایا تو رات اصطخر شیراز میں بسر کی۔ صبح کو حکم دیا تو ہَوا ان کو جزیرہ برگاواں میں لے گئی پھر حضرت کے حکم سے وہ اس قدر نیچے بساط کو لے چلی کہ نزدیک تھا کہ لوگوں کے پیر پانی تک پہنچ جائیں۔ اُس وقت ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ دُنیا نے کبھی اس سے بڑھ کر بادشاہی نہیں دیکھی ہو گی تو ایک فرشتے نے آسمان نے ندا دی کہ لوگوں، خدا کے نزدیک خلوص کے ساتھ ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا اس بادشاہی سے بہت بلند ہے۔

حضرت سلیمانؑ کی بادشاہی کی برطرفی:

حق تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ "ہم نے داؤدؑ کو سلیمانؑ سا بیٹا عنایت کیا۔ وہ کس قدر اچھا فرزند اور ہماری طرف بہت رجوع کرنے والا تھا۔ یاد کرو اس وقت کو جبکہ اُن کے سامنے اسپان نجیب شام کو پیش کئے گئے جو تین ہاتھ پیروں سے کھڑے ہو جاتے اور ایک پیر کے سُم کو زمین پر رکھتے اور بہت تیز رفتار اور عمدہ چلنے والے تھے"۔ (بیان کیا جاتا ہے کہ ہزار گھوڑے حضرت داؤدؑ سے جناب سلیمانؑ کو ترکہ میں ملے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ پال رکھنے والے گھوڑے تھے جو دریا سے حضرت کے لئے نکالے گئے تھے)۔ "تو انہوں نے کہا میں نے گھوڑوں کو اپنے پروردگار کے ذکر سے زیادہ پسند کیا۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ (تو کہا) گھوڑوں کو میری طرف پھیر لاؤ اور اُن کی پنڈلیوں اور گردنوں پر مارنا شروع کیا یا آفتاب کو میری جانب پھیر دو اور وضو کے لئے اپنے پیروں اور گردن کا مسح کیا۔ اور بے شبہ ہم نے سلیمانؑ کا امتحان لیا اور اُن کی کرسی پر ایک جسم کو ڈال دیا تو انہوں نے میری بارگاہ میں توبہ وانابت کی۔" علی بن ابراہیم نے ان آیات کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ حضرت سلیمانؑ گھوڑوں سے بہت شوق رکھتے تھے اور بار بار ان کو طلب کرتے اور دیکھتے۔ ایک روز گھوڑوں کے معائنہ میں مشغول تھے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اور نماز عصر قضا ہو گئی اس سبب سے ان کو بیحد صدمہ ہوا پھر انہوں نے دُعا کی کہ آفتاب کو خداوند عالم واپس کر دے تا کہ عصر کی نماز ادا کریں تو آفتاب عصر کے وقت تک پلٹ آیا اور اُنہوں نے نماز ادا کی اس کے بعد سیلمانؑ نے گھوڑوں کو طلب کیا اور شمشیر سے ان کی گردنوں کو قلم کیا اور پیروں کو کاٹ ڈالا یہاں تک کہ سب کو مار ڈالا جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ کہ ان کی گردنوں اور پنڈلیوں کو مسح کرنا شروع کیا۔

حضرت سلیمانؑ کی بادشاہی کی برطرفی کے بارے میں مختلف روایتیں بیان کی گئی ہیں جن میں کئی جگہ اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔ اس لئے میں یہاں پر اُن روایتوں کو صرف حوالے کے طور پر بیان کر رہا ہوں تاکہ پڑھنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کون سی رواتیں ہیں جن میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس میں کچھ ایسی روایتیں بھی ہیں جو کہ شعیہ علماء کی نظر میں منصب نبوت کے خلاف ہے جس کا ذکر آ گئے ہو گا۔

حضرت کے امتحان و ابتلا کی تفسیر میں ذکر ہے کہ جب سلیمانؑ نے ایک لمبی عورت سے نکاح کیا اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت سلیمانؑ اُس لڑکے کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ ملک الموت حضرت سلیمانؑ کے پاس اکثر آیا کرتے تھے اور تیز نظر سے اُس لڑکے کو دیکھتے۔ سلیمانؑ کو خوف ہُوا اور اس لڑکے کی ماں سے فرمایا کہ ملک الموت اس لڑکے کو بہت سخت نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مجھے گمان ہے کہ وہ اس کی روح قبض کرنے پر مامور ہوئے ہیں تو جنوں اور شیطانوں سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک کوئی تدبیر ایسی ہے کہ اس کو موت سے بچالو۔ ایک نے کہا اس کو چشمہ آفتاب کے نیچے مشرق میں چھپادوں گا۔ سلیمانؑ نے کہا ملک الموت مشرق و مغرب ہر جگہ پہنچ ہیں دوسرے نے کہا میں اس کو ساتویں زمین میں چھوڑ آؤں۔ سلیمانؑ نے کہا ملک الموت وہاں بھی پہنچ جاتے ہیں۔ ایک اور شخص نے کہا کہ میں اس کو ہوا میں لیجا کر چھپادوں گا اور اس کو ایک ابر میں چھپا آیا۔ ملک الموت نے اس جگہ اس کی روح قبض کر لی اس کا مردہ جسم کو حضرت سلیمانؑ کی کرسی پر ڈال دیا گیا۔ حضرت سلیمانؑ نے اُس وقت سمجھا کہ یہ نامناسب عمل تھا تو توبہ و انابت کی اور کہا کہ پالنے والے مجھ کو بخش دے اور مجھ کو ایسی بادشاہی عطا کر کہ میرے بعد کسی کے لئے

ترجمہ، اور ہم نے سلیمان کی آزمائش کی اور ان کے تخت پر ایک دھڑ ڈال دیا پھر انہوں نے (خدا کی طرف) رجوع کیا ﴿۳٤﴾ (اور) دعا کی کہ اے پروردگار مجھے مغفرت کر اور مجھ کو ایسی بادشاہی عطا کر کہ میرے بعد کسی کو شایاں نہ ہو۔ بے شک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے ﴿۳۵﴾ سورۃ ص

سزاوار نہ ہو بیشک تو بڑا بخشنے والا اور عطا کرنے والا ہے خداوند عالم فرماتا ہے کہ "ہم نے مسخر کیا ہَوا کو ان کے لئے جو ان کے حکم سے مناسب رفتار سے چلتی جہاں وہ چاہتے لے جاتی اور شیاطین کو مسخر کیا ان کا جو اُن کے لئے عمارتیں بناتے اور دریا میں غوطہ لگایا کرتے (جواہرات نکالنے کے لئے) اور کچھ ایسے شیاطین کو مسخر کیا جو ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں بندھے رہتے تھے اور وہ چند شیطان تھے جن کو سلیمانؑ نے قید کر رکھا تھا اور ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دیا تھا اس سبب سے کہ ان سب نے اُس وقت سرکشی و نافرمانی کی تھی جبکہ بادشاہی آپ سے برطرف ہو گئی تھی۔

(اس روایت میں بھی بعض بیان خلاف منصب نبوت ہے جو کہ آگئے بیان کیا جائے گا)۔ چنانچہ حضرت سلیمانؑ کی بادشاہی حق تعالیٰ نے انگشتری میں مخفی رکھی تھی جب وہ اُسے پہن لیتے تھے جن وانس مرغان ہوا اور جانوران صحرا سب آپ کے مطیع و فرمانبردار ہو کر حاضر ہو جاتے۔ اور وہ تخت پر بیٹھتے پھر خدا ایک ہوا کو بھیجتا جو ان کے تخت کو مع تمام انس و جن و شیاطین و طیور و چوپایوں کے اُڑا کر لے جاتی جہاں حضرت سلیمانؑ چاہتے۔ اس طرح کہ وہ حضرت نماز صبح ملک شام میں پڑھتے اور نماز ظہر فارس میں۔ اور وہ شیاطین کو حکم دیتے تھے کہ پتھر فارس سے اُٹھا کر شام میں پہنچایا کریں وہاں فروخت کیا جاتا تھا۔ حضرت جب پائخانے جاتے تو انگوٹھی اُتار کر اپنے کسی خادم کو دے دیتے۔ روایت ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ نے گھوڑوں کی گردنیں قلم کیں اور پیروں کو کاٹ ڈالا خدا نے ان کی بادشاہی سلب کر دی اور ایک مرتبہ ایک شیطان نے خادم کو فریب دے کر انگوٹھی اُس سے لے لی اور خود پہن لی اسی وقت تمام جن وانس و شیاطین، طیور و جانوران صحرائی اُس کے پاس حاضر ہوئے۔ اور اس کے مطیع ہو گئے۔ جب حضرت سلیمانؑ فارغ ہو کر بیت الخلا سے نکلے انگوٹھی آپ کو نہ ملی اور دیکھا کہ بادشاہی ایک دوسرے سے متعلق ہو چکی ہے تو وہاں سے گریز فرمایا اور دریا کے کنارے پہنچے اور بنی اسرائیل

نے اس شیطان کے طور و طریقہ کو جو حضرت سلیمانؑ کی صورت میں ہو چکا تھا اور سلیمانؑ ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ حضرت سلیمانؑ کے اطوار حسنہ کے خلاف دیکھا تو شک میں مبتلا ہو گئے اور حضرت سلیمانؑ کی والدہ کے پاس حاضر ہوئے کہا کہ ان دنوں سلیمانؑ کے طور و طریقوں کو آپ مشاہدہ فرما رہی ہیں کہ پہلے کی بہ نسبت کس قدر خلاف عادتیں ظاہر ہو رہی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ تو بہت نیک اور میرے فرمانبردار تھے مگر اب میری مخالفت کرتے ہیں۔ پھر حضرت کی کنیزوں اور ازواج سے دریافت کیا انہوں نے کہا۔ سلیمانؑ ایام حیض میں ہم سے قربت نہیں کرتے تھے مگر اب کرتے ہیں۔ اب وہ شیطان خوفزدہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ راز کھل جائے تو انگوٹھی دریا میں پھینک کر بھاگ گیا۔ خدا کے حکم سے ایک مچھلی وہ انگوٹھی نگل گئی۔ بنی اسرائیل چالیس روز تک فکر و تشویش میں مبتلا رہے اور حضرت سلیمانؑ کو ڈھونڈھا کرتے اور سلیمانؑ دریا کے کنارے پھرتے رہے اور توبہ واستغفار کرتے رہے۔ چالیس روز کے بعد ایک مچھلی کے شکاری سے ملاقات ہوئی اور اُس سے کہا کہ میں شکار میں تمہاری مدد کروں تم اس کے عوض مجھے اس میں سے حصّہ دے دینا۔ چنانچہ آپ نے اُس کے ساتھ مچھلیاں پکڑنا شروع کیں۔ اُس نے ایک مچھلی حضرت کو دیدی۔ حضرت نے جب اُس کا شکم چاک کیا اُس میں سے انگوٹھی ملی آپ نے اپنی انگلی میں پہن لی۔ اُسی وقت تمام شیاطین و جن وانس وغیرہ آپ کے گرد جمع ہُوئے اور حضرت اپنے مقام پر آئے اور اس شیطان کو مع اُس کے لشکروں کے گرفتار کر کے قید کر دیا۔ ان میں سے کچھ شیطانوں کو درمیان آب اور بعضوں کو پتھروں کے درمیان خدائے بزرگ و برتر کے نام سے محبوس فرمایا۔ وہ سب اُسی طرح محبوس و معذب قیامت تک رہیں گے۔ جب حضرت سلیمانؑ اپنے ملک

ترجمہ، جب ان کے سامنے شام کو خاصے کے گھوڑے پیش کئے گئے ﴿۳۱﴾ تو کہنے لگے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد سے (غافل ہو کر) مال کی محبت اختیار کی۔ یہاں تک کہ (آفتاب) پردے میں چھپ گیا ﴿۳۲﴾ (بولے کہ) ان کو میرے پاس واپس لے آؤ۔ پھر ان کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے ﴿۳۳﴾

میں واپس آئے۔ اور آصف بن برخیا پر عتاب فرمایا جو آپ کے وزیر تھے اور جن کے حق میں خدا نے فرمایا ہے کہ کتاب کا کچھ علم ان کو دیا گیا تھا اور انہوں نے تخت بلقیس کو بیک چشم زون حضرت سلیمانؑ کے پاس حاضر کر دیا تھا۔ (حضرت سلیمانؑ نے) فرمایا کہ میں اور لوگوں کو تو معذور سمجھتا ہوں کیونکہ وہ شیطان کو نہیں سمجھ سکتے تھے لیکن تم کو کیونکر معاف کروں جبکہ تم اس کو جانتے اور پہنچانتے تھے۔ حضرت آصف نے جواب دیا خدا کی قسم جس مچھلی نے آپ کی انگوٹھی نگل لی تھی اس کو اور اس کے تمام اباواجداد کو پہچانتا ہوں لیکن خدا کا حکم یہی تھا۔ وہ شیطان مجھ سے کہتا تھا کہ جس طرح سلیمانؑ کے احکام لکھا کرتے تھے میرے لئے بھی لکھو۔ میں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ میرا قلم ظلم وجور لکھنے پر نہیں رواں ہو سکتا تو اس نے کہا اچھا خاموش بیٹھ جایئے اور کچھ مت لکھئے۔ تو میں بمصلحت خاموش رہا۔ لیکن اے سلیمانؑ مجھے یہ تو بتایئے کہ آپ ہدہُد کو کیوں زیادہ دوست رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ نہایت خبیث اور بدبو دار جانور ہے۔ فرمایا اس لئے کہ وہ پانی کو پتھر کے نیچے دیکھ لیتا ہے۔ لیکن جال کو ایک مشت خاک کے اندر نہیں دیکھ سکتا اور پھنس جاتا ہے پھر حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ جب کوئی امر معتد ہو جاتا ہے آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں یہاں تک علی بنی ابراہیم کی روایت تھی۔

(اس روایت میں بھی بعض بیان خلاف منصب نبوت ہے جو کہ آگئے بیان کیا جائے گا)۔ اور عامہ نے بھی اسی کے قریب روایت کی ہے کہ ایک شہر دریا کے بیچ میں ہے حضرت اپنی بساط پر مع اپنے لشکر کے سوار ہوئے ہوا نے آپ کو اُس شہر میں پہنچا دیا۔ آپ نے اُس شہر کو فتح کیا وہاں کے بادشاہ کو قتل کیا اُس کی ایک لڑکی تھی۔ نہایت حسین و جمیل جس کا نام خبراوہ تھا اس کو مسلمان کر کے اس کے ساتھ نکاح کیا۔ اور اس سے مقاربت کی۔ اس کو حضرت سلیمانؑ بہت چاہتے تھے۔ خبراوہ اپنے باپ کے غم میں بہت رویا کرتی تھی تو حضرت سلیمانؑ نے شیطانوں کو

حکم دیا۔ انہوں نے ایک بُت اُس کے باپ کے شکل کا بنایا اُس لڑکی نے اپنے باپ کے لباس کی طرح لباس تیار کر کے اُس بُت کو پہنایا اور ہر صبح و شام اپنی کنیزوں کو لے کر جاتی سب اُس کو سجدہ کرتیں۔ حضرت آصفؑ نے حضرت سلیمانؑ کو اس کی اطلاع دی۔ آپ نے اُس بُت کو توڑ ڈالا اور اُس عورت کو سزا دی۔ پھر خود تنہائی میں خاک پر بیٹھ کے تضرع و زاوی شروع کی۔ آپ کی ایک کنیز امینہ نامی تھی جب بیت الخلا جاتے یا کسی زوجہ سے مقاربت کرتے تو اپنی انگوٹھی اُتار کر اُس کو دے دیا کرتے تھے۔ ایک روز بیت الخلا گئے اور انگوٹھی کو اُس کنیز کے سپرد کر دیا۔ ناگاہ ایک شیطان جو دریا کے شیطانوں کا سردار تھا۔ سلیمانؑ کی صورت میں اس کے پاس آیا اور انگوٹھی اُس کنیز سے لے لی اور جا کر تخت سلیمانؑ پر بیٹھا تمام جن و انس اور حیوانات اُس کے مطیع ہو گئے۔ حضرت سلیمانؑ کی صُورت تبدیل ہو گئی تھی۔ جب وہ کنیز کے پاس آئے اور اپنی انگوٹھی طلب کی اُس نے آپ کو نہ پہنچانا اور ڈانٹ کر بھگا دیا۔ اُس وقت حضرت نے سمجھا کہ یہ اُس گناہ کے سبب سے ہے جو آپ کے گھر میں ہوا کرتا تھا یعنی بُت پرستی۔ حضرت وہاں سے نِکل کے دریا کے کنارے چلے گئے اور مچھلی کے شکاریوں کے پاس اُجرت پر کام کرنے لگے۔ ان کے گھروں پر ان کی شکار کی ہوئی مچھلیاں پہنچایا کرتے اس کی اجرت میں ہر روز دو مچھلیاں آپ کو ملا کرتی تھیں۔ اسی حال میں چالیس روز گذرے یعنی جتنے دنوں اُن کے گھر میں بُت پرستی ہوئی تھی۔ جب آصفؑ نے اور بنی اسرائیل کے سر برآوردہ لوگوں نے شیطان کے طور طریقے اور احکام حضرت سلیمانؑ کے طور و طریقوں کے خلاف دیکھا حضرت سلیمانؑ کی ازواج سے اُس کے حالات دریافت کئے معلوم ہُوا کہ حالت حیض میں اُن کے ساتھ مقاربت کرتا ہے اور غسل جنابت بھی نہیں کرتا اور بعض کہتے ہیں کہ شیطان کا حکم ہر ایک پر جاری ہوتا تھا لیکن حضرت سلیمانؑ کی بیویوں پر اُس کو قابو حاصل نہ تھا۔ آخر شیطان نے جا کر دریا میں انگوٹھی پھینک دی اور پھر وہ حضرت سلیمانؑ کو مچھلی کے شکم سے ملی۔ آپ نے اس کو پہن لیا اور بادشاہی پھر آپ کو بدستور سابق حاصل ہو گئی تو آپ

نے اُس شیطان کو گرفتار کیا اور ایک پتھر کے درمیان قید کا اور دریا میں ڈال دیا۔ یہ ہے قول خدا کے معنی کہ ہم نے سلیمانؑ کا امتحان لیا اور ایک جسم اُن کی کرسی پر ڈال دیا۔ اس جسم سے مراد جسد شیطان ہے جو آپ کی شکل اختیار کر کے آپ کی کرسی پر بیٹھا تھا۔

ان دونوں روایتوں سے تمام شیعہ علماء و متکلمین نے انکار کیا ہے اور کہا سے کہ وہ خدا کے رسول تھے۔ ایسے گناہ و ظلم سے پاک و بری تھے کہ خود تو نماز سے غافل رہتے اور پھر اس کی وجہ سے بیگناہ چند حیوانوں (گھوڑوں) کی گردن مارتے اور پیر کاٹ ڈالتے۔ اور نہ پیغمبری اور بادشاہی انگوٹھی کے سبب سے حاصل ہوتی ہے کہ جب وہ انگوٹھی پہن لیتے تھے بادشاہ ہو جاتے اور اگر شیطان کو ایسا اقتدار حاصل ہو سکتا کہ پیغمبروں کی صورت میں متمثل ہو سکے تو پھر یقیناً پیغمبروں کے کلام اور ان کے کردار پر اعتماد باقی نہ رہتا کیونکہ اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے کہ جو کچھ وہ کہتے یا کرتے ہیں ممکن ہے کوئی شیطان اُن پر افترا کر رہا ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر شیطان کو دوستان خدا پر اتنی قوت حاصل ہو جاتی تو وہ اُن میں سے کسی کو روئے زمین پر زندہ نہ رہنے دیتا۔ ان کی کتابوں کو جلا ڈالتا۔ ان کے گھروں کو مسمار کر دیتا اور جو کچھ دشمنی کا تقاضا ہے ان کے ساتھ سب پورا کرتا۔ تیسرے یہ کہ کیونکر ممکن ہے کہ خدا ایک کافر کو اتنا اختیار دے دے کر وہ پیغمبر کے ناموس پر حادی ہو جائے۔ اور ان کی ازواج کے ساتھ مقاربت کرے۔ چوتھے یہ کہ اگر وہ بت پرستی سلیمانؑ کی اجازت و مرضی سے تھی تو وہ کفر ہے تو پیغمبر خدا کے لئے کفر کیونکر جائز ہو سکتا ہے اگر بغیر اجازت (وہ پرستش) تھی تو حضرت سلیمانؑ کا اس میں کیا قصور تھا کہ وہ ایسی سزا کے سزاوار ٹھہرے۔ واضح ہو کہ ان آیات کی تاویل میں شیعہ محققین نے بہت سی وجہیں بیان کی بیان کی ہیں جن میں سے بعض وجہوں کا ہم ذکر کرتے ہیں تاکہ خواص و عوام کے شکوک دور ہو جائیں۔ (مولف)۔

گھوڑوں کے معائنہ میں مشغولیت اور نماز کے قضا ہو جانے میں چند وجہیں بیان کی گئی ہیں۔ اوّل یہ کہ ابن بابویہ نے کتاب من لایحضرہ افقیہ میں بسند صحیح زرارہ اور فضل بن یسار سے روایت کی ہے کہ ان دونوں نے امام محمد باقرؑ سے خدا کے اس ارشاد کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا جس کا ترجمہ لفظی یہ ہے کہ "بیشک نماز مومنین پر واجب کی گئی ہے اور اس کا وقت معین کیا گیا ہے"۔ حضرت نے فرمایا کہ موقوت فرض و واجب کے معنوں میں ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اگر وقت نماز بحالت مجبوری نکل جائے۔ یا وقت فضیلت مطلق گذر جائے اس کے بعد نماز پڑھی جائے تو باطل ہو جاتی ہے اگر ایسا ہوتا تو لازم تھا کہ سیلمانؑ بن داؤدؑ ہلاک ہو جاتے کیونکہ ان کی نماز وقت کے اندر چھوٹ گئی تھی۔ (بلکہ ایسا ہے) اگر نماز فراموش ہو گئی ہو جب بھی یاد آجائے اس کو بجالائے۔ تو ابن بابویہ نے اس حدیث کے نقل کے بعد فرمایا ہے کہ جاہلان اہلسنت کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت سلیمانؑ گھوڑوں کے معائنہ و ملاحظہ میں مشغول تھے آفتاب غروب ہو گیا تو انہوں نے حکم دیا کہ گھوڑوں کو حاضر کیا جائے۔ پھر حضرت نے ان کی گردنیں کاٹ ڈالیں اور ان کے پیروں کو قطع کر دیا اور کہا کہ ان گھوڑوں نے مجھے میرے پروردگار کی یاد سے غافل کر دیا۔ جیسا کہ وہ لوگ بیان کرتے ہیں نہیں ہے۔ کیونکہ گھوڑوں کا اس میں کوئی قصور نہ تھا کیونکہ وہ خود سے حضرت سلیمانؑ کے پاس نہیں آگئے تھے۔ بلکہ وہ جبراً لائے گئے تھے۔ وہ تو حیوان تھے اور مکلف نہ تھے۔ اور اس بارے میں صحیح وہ ہے جو حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت سلیمانؑ گھوڑوں کو دیکھنے میں قریب شام مشغول ہوئے۔ آفتاب حجاب میں آگیا آپ نے فرشتوں سے خطاب فرمایا کہ آفتاب کو واپس لاؤ۔ تاکہ میں نماز اس کے وقت پر ادا کروں۔ قریب شام فرشتے آفتاب واپس لائے۔ حضرت سلیمانؑ نے اپنی پنڈلیوں اور گردن کا مسح کیا اور اپنے اصحاب سے بھی مسح کرنے کو فرمایا جن کی نمازیں ترک ہو گئی تھیں اور آپ کی شریعت میں وضو کا یہی طریقہ تھا پھر سلیمانؑ اُٹھے اور آپ نے نماز ادا کی۔

جب فارغ ہوئے آفتاب غروب ہو گیا اور ستارے ظاہر ہو گئے یہ ہے مراد خدا کے اس ارشاد سے جیسا کہ فرمایا ہے۔ "اور مسح کیا اپنی پنڈلیوں اور گردن کا"۔ (مولف فرماتے ہیں کہ بعض کا قول ہے کہ آفتاب غروب نہیں ہوا تھا بلکہ پہاڑوں کے آڑ میں جا چکا تھا اور دیواریں مکانوں کی چھپ گئی تھیں اور نماز کی فضیلت کا وقت گذر گیا تھا۔ حضرت سیلمانؑ نے آفتاب کو واپس طلب کیا اور نماز فضیلت کے وقت میں ادا کی جیسا کہ اس حدیث کے ظاہری لفظوں سے معلوم ہوتا ہے اس لئے ممکن ہے کہ آفتاب بہت تیز و سرعت کے ساتھ غروب ہوا ہو تاکہ توقف کا وقت پورا ہو جائے اور رات و دن کی ساعتوں میں فرق نہ آنے پائے۔ اور اگر آفتاب غروب ہی ہو چکا تھا پھر بھی ممکن ہے کہ ان کی نماز کا وقت غروب آفتاب کی وجہ سے فوت نہ ہوتا ہو اور جبکہ وہ حضرت جانتے تھے کہ آفتاب ان کے لئے واپس آجائے گا۔ تو نماز میں تاخیر کرنا ان کے لئے حرام نہ ہو اور جو لوگ کہ پیغمبر سے سہو تجویز کرتے ہیں تو حضرت کا یہ فعل سہو پر محمول کیا جا سکتا ہے اور یہ وجہ ان آیات کی تاویل میں تمام وجہوں سے زیادہ قوی ہے۔ عامہ نے بھی اس وجہ کو امیر المومنینؑ کی روایت سے بیان کیا ہے اور حضرت سلیمانؑ کے لئے آفتاب کا واپس آنا بہت سی حدیثوں سے ثابت ہے اور اس بناء پر جو ذکر کیا گیا کہ جو کچھ سابقہ امتّوں میں واقع ہوا ہے اس امتّ میں بھی واقع ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح بنی اسرائیل کے زمانہ میں دو مرتبہ آفتاب غروب ہو کر پھر واپس نکلا۔ ایک مرتبہ یوشعؑ وصی موسیٰؑ کے لئے ایک مرتبہ سلیمانؑ کے لئے۔ اسی طرح اس امتّ میں دو مرتبہ آفتاب غروب ہو کر پلٹا۔ ایک مرتبہ پیغمبر کی حیات میں حضرت امیر المومنینؑ کے لئے مدینہ کی مسجد فضیح میں اور ایک مرتبہ حضرت رسولؐ کی وفات کے بعد حلہ کی مسجد شمس میں جیسا کہ حضرت کے ابواب معجزات میں مذکور ہوگا اور عامہ اور خاصہ نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ آفتاب تین اشخاص یوشعؑ اور سلیمانؑ اور علیؑ بن ابیطاب کے لئے غروب ہو کر واپس نکلا۔

وجہ دوم یہ کہ دونوں ضمیریں گھوڑوں سے متعلق ہوں یعنی گھوڑوں کو لے گئے یہاں تک کہ وہ حضرت کی نظر سے اوجھل ہوگئے تو حضرت نے حکم دیا اور وہ اُن کے پاس لائے گئے آپ نے اپنا ہاتھ ان کے بال اور پیروں پر پھیرا اور ان کے بال دھوئے اس غرض سے گھوڑوں کو دوست رکھنا اور ان کی خدمت کرنا ان سے راہ خدا میں جہاد کرنے لئے ممدوح و پسندیدہ ہے اس بنا پر کہ میں نے گھوڑوں سے اس لئے محبت کا اظہار کیا کہ وہ بھی میرے پروردگار کے ذکر میں شامل ہے یا یہ کہ اپنے پروردگار کی اطاعت کے سبب سے جہاد کرنے میں ان کو دوست رکھتا ہوں اپنے نفس کو خوش کرنے کے لئے نہیں۔

وجہ سوئم یہ کہ ضمیر اول راجع آفتاب کی جانب ہو اور دوسری ضمیر گھوڑوں کی جانب۔ یعنی گھوڑوں کا معائنہ کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا۔ اس لئے حکم دیا تو گھوڑے واپس لائے گئے آپ نے ان کی گردنیں قلم کیں۔ اور پیر کاٹ دیئے۔ ان کی سزا کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ ان کا گوشت خدا کی راہ میں تصدیق فرمادیں اس کے بعد کوئی ذکر خدا سے مانع نہ ہو یا یہ کہ چونکہ وہ حضرت کی عزیز ترین دولت تھے اور صدقہ دینا اپنے معزز مال کا سنت ہے ان کو ذبح کرکے اُن کے گوشت تصدق کردیئے۔ اس ترک اولیٰ کے عوض میں جو حضرت سے صادر ہوا۔ یا یہ کہ اُن گھوڑوں کی گردنوں اور پیروں کی مالش کی اور ان کو قتل نہیں کیا بلکہ راہ خدا میں آزاد کردیا کہ جو چاہے اُن کو لے جائے۔

حضرت سلیمانؑ کے امتحان و ابتلا اور اس جسم کے بارے میں جو اُن کی کرسی پر پڑا ہوا ملا تھا۔ چند وجہیں بیان کی گئی ہیں۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ ایک روز آنحضرت اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اور فرمایا کہ آج رات کو ستر عورتوں سے ملاقات کروں گا تاکہ ہر ایک کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہو۔ جو راہ خدا میں

جہاد کرے اور انشااللہ نہیں کہا تھا اس لئے سوائے ایک عورت کے کوئی حاملہ نہ ہوئی اور اُس عورت سے لڑکا بھی پیدا ہُوا تو خلقت میں ناقص۔ آدھے جسم کا۔ وہ فرزند لاکر آپ کے تخت پر ڈالا گیا اُس وقت حضرت سلیمانؑ نے سمجھا کہ یہ اُس ترک اولیٰ اور ترک مستحب کی وجہ سے ہے کہ انشااللہ نہیں کہا تھا اس لئے خدا کی بارگاہ میں توبہ واستغفار شروع کی۔

دوسری وجہ یہ کہ ایک فرزند حضرت سلیمانؑ کا پیدا ہُوا تو جنوں اور شیطانوں نے تہیہ کیا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہ گیا تو ہم اس سے اُسی طرح محنت و مشقت لیں گے جس طرح سلیمانؑ ہم سے لیا کرتے ہیں۔ حضرت سلیمانؑ کو خوف ہُوا کہ ایسا نہ ہو کہ اُس لڑکے کو کوئی اذیت و تکلیف پہنچے۔ اس لئے اس کو ایک مقام پر چھوڑ دیا کہ وہاں وہ دُودھ پیئے اور تربیت پائے۔ لیکن ایک روز آپ نے اُسی فرزند کو مردہ اپنے تخت پر پایا۔ اور یہ تنبیہ تھی حضرت کے لئے کہ حکم قضا و قدر سے بچنے کی کوشش سے فائدہ نہیں ہوتا اور تادیب تھی کہ کیوں حق تعالیٰ پر بھروسہ نہ کیا اور شیطانوں سے خوفزدہ ہوئے اور اپنی تدبیر پر اعتماد کیا اس لئے توبہ وانابت کی نہ اس وجہ سے کہ فرزند مر گیا۔

تیسری وجہ یہ کہ حضرت کو کوئی سخت بیماری لاحق ہوگئی تھی اور تخت پر گر پڑے تھے مثل جسم بے روح کے۔ تو رجوع کی صحت کی جانب یادُعا و گریہ وزاری کی اور خدا نے ان کو شفا عطا فرمائی۔ یہ وہ وجہیں ہیں جن کو علمائے شیعہ اور دوسرے لوگوں نے ان آیت کی تاویل میں بیان کی ہیں۔ اور جو کچھ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے اس کو رد کر دیا اور اس سے انکار کیا ہے اور ان وجھوں کو تقیہ پر محمول فرمایا ہے۔ اور وہ پہلی دو حدیثیں جو ابن بابویہ اور شیخ طوسی نے روایت کی ہیں چونکہ ان میں شیطان کے مکروفریب کا تذکرہ نہیں ہے۔ ممکن ہے خداوند عالم اُس امتحان کے سبب سے جس کا حضرت سلیمانؑ کی قوم کے لئے وعدہ کر چکا تھا یا خود حضرت سلیمانؑ کی

تادیب کے لئے جو حضرت سے ایک فعل مکروہ سرزد ہو گیا تھا ایک مدّت تک ظاہری بادشاہی و سلطنت سے حضرت کو محروم کردیا اور وہ اپنی قوم کے درمیان سے غائب ہو گئے تھے پھر جب خدا کا حکم ہوا تو واپس آئے تھے جیسا کہ گذرا کہ بہت سے پیغمبران خدا اپنی قوم سے پوشیدہ ہوئے اور پھر واپس آئے۔ اور وہ انگوٹھی بادشاہی کا سبب نہ تھی بلکہ ظاہری بادشاہی کے واپس ملنے کی علامت اور اپنی قوم کی جانب پلٹ آنے کا حکم تھی۔ خدا اور (اس کے علم کے جاننے والے) حجتہائے خدا بہتر جانتے ہیں۔

چیونٹیوں کی وادی:

حق تعالیٰ نے فرمایاہے، سلیمانؑ کے لئے جنوں اور آدمیوں اور چڑیوں کا لشکر جمع کیا گیا تو ان کے اوّل و آخر باہم پیوستہ ہو گئے تاکہ منتشر ہونے پائیں یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کو وادی میں ان کا گذر ہوا ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیوں کے گروہ اپنے سوراخوں میں داخل ہو جاؤ تاکہ سلیمانؑ اور اُن کا لشکر ناواستگی میں تم کو پامال نہ کردیں۔ تو سلیمانؑ نے ان کی گفتگو سے تبسم کیا اور ہنسے اور کہا خداوندا مجھے الہام فرما اور توفیق عطا فرما تاکہ میں اُن نعمتوں پر تیرا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں اور یہ کہ نیک عمل بجالاؤں جن کو تو پسند کرے اور اپنے نیک بندوں کے ساتھ مجھے اپنی رحمت میں شامل فرما۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ وادی طائف میں تھی بعض کہتے ہیں کہ شام میں تھی۔ روایت ہے کہ جب ہَوا نے حضرت سلیمانؑ

ترجمہ، یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ چیونٹیوں اپنے اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکر تم کو کچل ڈالیں اور ان کو خبر بھی نہ ہو ﴿۱۸﴾ تو وہ اس کی بات سن کر ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ اے پروردگار! مجھے توفیق عطا فرما کہ جو احسان تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں ان کا شکر کروں اور ایسے نیک کام کروں کہ تو ان سے خوش ہو جائے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما ﴿۱۹﴾ سورۃ النمل

کا تخت بلند کیا اور وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہنچا جس میں چاندی اور سونا نکلتا ہے جیسا کہ حضرت صادقؑ نے فرمایا ہے کہ خدا کی ایک وادی ہے جس میں سونا اور چاندی پیدا ہوتے ہیں اور اس کو اپنی کمزور ترین خلقت چیونٹیوں سے محفوظ کرر کھا ہے اگر شتران قوی اُس میں داخل ہونا چاہیں تو نہیں داخل ہو سکتے۔ جب ایک چیونٹی نے وہ بات کہی تو ہَوا نے اس کو جناب سلیمانؑ تک پہنچادی اُس وقت جبکہ وہ دوش ہَوا پر جارہے تھے۔ حضرت نے ہَوا کو رُکنے کا حکم دیا اور اُس چیونٹی کو طلب فرمایا۔ وہ حاضر ہوئی تو حضرت نے اُس سے فرمایا کہ تُو نہیں جانتی کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں۔ اور کسی پر ظلم نہیں کرتا اُس نے کہا ہاں جانتی ہوں تو فرمایا کہ پھر کیوں دوسروں کو میرے ظلم سے ڈرایا اور کہا کہ اپنے سوراخوں میں داخل ہو جاؤ۔ اُس نے کہا مجھ کو خوف ہُوا کہ جب ان کی نظریں آپ کے چشم و جذم پر پڑے گی تو زینت دُنیا پر فریفتہ ہو جائیں گی اور خدا سے دُور ہو جائیں گی۔ پھر اس نے سلیمانؑ سے پوچھا کہ آپ زیادہ بزرگ (صاحب فضیلت) ہیں یا آپ کے والد جناب داؤدؑ، فرمایا میرے پدر بزرگوار مجھ سے بہت زیادہ بلند و برتر ہیں۔ چیونٹی نے کہا پھر آپ کے نام میں آپ کے پدر کے نام سے ایک حرف کیوں زیادہ ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ اس نے کہا اس لئے کہ آپ کے والد صاحب سے ایک ترک اولیٰ ہو گیا تھا۔ جس کے سبب سے ایک زخم اُن کے دل میں پیدا ہو گیا اور اُس زخم کا علاج انہوں نے خدا کی محبت سے کیا اس سے ان کا نام داؤدؑ رکھا گیا اور آپ چونکہ اُس زخم سے محفوظ ہیں اس وجہ سے آپ کو سلیمانؑ کہتے ہیں لیکن آپ کے والد کا زخم اُن کے کمال کے سبب سے پیدا ہوا تھا امیّد ہے کہ آپ بھی اُن کے کمال تک پہنچیں گے پھر چیونٹی نے پوچھا کہ آپ جانتے ہیں کہ کیوں اپنی تمام مخلوقات میں سے ہَوا کو آپ کا تابع بنایا۔ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ چیونٹی نے کہا اس لئے کہ آپ سمجھیں کہ آپ کا ملک برباد ہونے والا ہے اور اس پر اعتماد نہیں کرنا چاہیئے اور اگر خداوند عالم دُنیا کی تمام چیزوں کو ہَوا کی طرح آپ کا فرمانبردار بنا دیتا تو ہر چیز آپ کے قبضہ سے نکل جاتی جس طرح کہ ہَوا کسی کی

مٹھی میں رہتی۔ اُس وقت حضرت سلیمانؑ مسکرائے اور اُس کی باتوں سے آپ کو ہنسی آگئی۔(مولف فرماتے ہیں کہ چیونٹی کے اس قصّہ میں ممکن ہے کہ اُن کا اندیشہ اس سبب سے ہو کہ ایسا نہ ہو کہ اس جگہ تخت سلیمانؑ ہَوا سے اُترے یا آنکہ اُس پر حضرت سوار ہو کر زمین پر چل رہے ہوں اور حدیث سابق میں چیونٹی کے قصّہ سے دوسرا جواب اس شبہ کا ظاہر ہوتا ہے۔ سمجھنے کی ضرورت ہے)۔

عزیزہ! خدا کے الطاف و کرم کو جو وہ اپنے دوستوں کے حال پر فرماتا رہتا ہے غور سے دیکھو اور سمجھو کہ کس قدر زیادہ ہے۔ اور وہ ان کو کن ذریعوں سے متنبہ کرتا ہے اور کس صورت سے ان کی نصیحت فرماتا ہے۔ ایک کمزور چیونٹی کو حضرت سلیمانؑ کا ان کی ایسی عظمت و رفعت شان کے باوجود ناصح بنادیا۔ تاکہ غرور و خود بینی اور نخوت کی چیونٹیاں ان کی جلالت اور شان بلند میں رخنہ نہ ڈالیں۔ اور وہ ہر حال میں خدائے بزرگ و برتر کی بارگاہ میں اپنے کو ذلیل و حقیر سمجھیں اور تضروع و زاری کرتے رہیں۔ چنانچہ دو حدیث معتبر میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت سلیمانؑ جنوں اور آدمیوں کے ساتھ بارش کی دُعا کے لئے صحرا میں تشریف لے گئے۔ آپ نے ایک لنگڑی چیونٹی کو دیکھا جو زمین پر اپنے بازوؤں کو پھیلائے ہوئے اور ہاتھوں کو آسمان کی جانب بلند کئے ہوئے کہہ رہی تھی کہ (اے پالنے والے) ہم تیری مخلوق ہیں اور تیری روزی کے محتاج ہیں۔ فرزندانِ آدم کے گناہوں کے سبب ہم سے مواخذہ مت کر اور ہم کو ہلاک نہ فرما اور ہمارے واسطے پانی برسا۔ حضرت نے یہ سن کر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ واپس چلو کہ تمہارے حق میں دوسروں کی شفاعت قبول ہوگئی اور دوسری روایت کے مطابق (فرمایا کہ) تم کو دوسروں کی برکت سے بارش عطا کی گئی۔

منقول ہے کہ یہ کاکل جو ابابیل یا سرخاب کے سَر پر ہے وہ حضرت سلیمانؑ کے ہاتھ پھیرنے کے سبب سے ہے۔ ایک روز اُس جانور کے نر نے مادہ کے ساتھ جفت ہونا۔ مادہ نے منظور نہ کیا۔ نَر نے کہا مانع مت ہو۔ میرا مطلب صرف یہ ہے کہ ایک فرزند پیدا ہو اور وہ خدا کی تسبیح کرے۔ حضرت سلیمانؑ نے جب یہ سُنا کہ ایک چڑا اپنی مادہ سے کہتا ہے کہ میرے نزدیک آ تو تا کہ تیرے ساتھ مقاربت کروں شاید خداوند عالم ایک فرزند ہمیں عطا فرمائے جو خدا کی عبادت کرے کیونکہ اب ہم بوڑھے ہو چکے ہیں حضرت سلیمانؑ کو اس کی باتوں پر تعجب ہوا اور فرمایا کہ اُس چڑے کی نیک نیت میری بادشاہی سے بہتر ہے۔ الغرض مادہ راضی ہو گئی۔ جب مادہ انڈے دینے پر آئی تو نر نے پوچھا کہاں انڈے دینا چاہتی ہو۔ اُس نے کہا راستہ سے دُور، نر نے کہا میں چاہتا ہوں کہ قریب راہ انڈے دے تا کہ اگر کوئی تجھے دیکھے تو یہ نہ سمجھے کہ تو انڈے دے رہی ہے بلکہ یہ خیال کرے کہ دانہ چننے آئی ہے تو اُس نے راستے کے نزدیک انڈے دیئے اور اُس پر بیٹھی۔ جب بچے نکلنے کا وقت آیا ناگاہ حضرت سلیمانؑ کی سواری نمودار ہوئی جو نہایت شان و شوکت سے آ رہی تھی۔ مرغان ہَوا آپ کے سَر پر سایہ کئے ہوئے تھے۔ مادہ نے نر سے کہا، لو حضرت سلیمانؑ اپنے لشکر کو لئے ہوئے آ رہے ہیں۔ اَب میرے انڈوں کی خیر نہیں، وہ پامال کر دیں گے۔ نر بولا سلیمانؑ مرد رحیم ہیں۔ کیا تُو نے اپنے بچوں کے لئے کوئی چیز چھپا رکھی ہے۔ اُس نے کہا ہاں، چند ٹڈیاں ہیں۔ کیا تُو نے بھی کچھ بچوں کے لئے رکھا ہے۔ نر نے کہا چند خرمے جو تجھ سے چھپا رکھے تھے۔ مادہ نے کہا تو اپنے خرمے لے لے اور میں اپنی ٹڈیاں لے لوں اور جناب سلیمانؑ کے راستے میں چل کر بیٹھیں اور یہ اپنے ہدیے ان کی خدمت میں پیش کریں کیونکہ وہ ٹڈیوں کو بہت دوست رکھتے ہیں۔ یہ مشورہ کر کے دونوں پہنچے۔ حضرت سلیمانؑ کی نظر پڑی تو آپ نے اپنا داہنا ہاتھ بڑھا دیا اُس پر نر آ کر بیٹھ گیا اور بایاں ہاتھ بڑھایا تو اس پر مادہ بیٹھ گئی۔ حضرت نے اُن کے حالات پوچھے انہوں نے بیان کیا۔ آپ نے ان کے ہدیے قبول کئے اور اپنے لشکر کو دوسرے راستہ پر موڑ

دیتا کہ ان کے انڈوں کو نقصان نہ پہنچے۔اور اپنا ہاتھ اُن کے سروں پر پھیرا جس کی برکت سے اُن کے سروں پر تاج پیدا ہو گیا۔دوسری روایت میں ہے کہ ایک روز ایک چڑے نے اپنی مادہ سے کہا کہ مجھے جماع سے کیوں روکتی ہے اگر میں چاہوں تو سلیمانؑ کے قُبّےؔ کو اپنی چونچ سے توڑ دوں اور دریا میں پھینک دوں۔ جب ہَوا نے اس کی یہ بات حضرت سلیمانؑ کانوں تک پہنچائی تو حضرت سلیمانؑ مسکرائے اور دونوں کو حاضر کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ لائے گئے تو حضرت نے چڑے سے پوچھا کہ جو دعویٰ تو نے کیا اس کو عمل میں لا سکتا ہے اس نے کہا نہیں لیکن آدمی اپنی زوجہ کی نگاہوں میں اپنے تئیں زنیت دیتا اور بہت بڑا ثابت کرتا ہے اور عاشق کو جو وہ کہتا ہے اُس پر ملامت نہیں کی جاتی۔ پھر حضرت نے اس کی مادہ سے پوچھا کہ کیوں اس کو اپنی خواہش پوری نہیں کرنے دیتی حالانکہ وہ تیرے عشق کا دعویٰ کرتا ہے چڑیا نے کہا اے خدا کے رسول وہ مجھے دوست نہیں رکھتا جھوٹ بولتا ہے اور مہمل دعویٰ کرتا ہے بلکہ غیر کو دوست رکھتا ہے۔ چڑیا کی اس بات نے حضرت سلیمانؑ کے دل میں بہت اثر کیا اور بہت روئے اور چالیس روز تک اپنے عبادت خانہ سے باہر نہیں آئے اور دُعا کرتے رہے کہ خدا ان کے دل کو غیر کی محبت کے لوث سے پاک کر دے اور اپنی محبت سے مخصوص فرمادے۔

ایک روز ایک بلبل چہچہا رہی تھی اور رقص کر رہی تھی حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ وہ کہتی ہے کہ آدھا خرما جبکہ میں کھالیتی ہوں پھر مجھے پروا نہیں ہوتی کہ دُنیا رہے یا نہ رہے۔ فاختہ جب بولی تو فرمایا کہتی ہے کہ کاش یہ مخلوق پیدا نہ ہوئی ہوتی۔ مور نے آواز لگائی تو فرمایا کہتا ہے کہ جو کچھ کروگے اُسی کا بدلہ تم کو ملے گا۔ ہدُہدُ بولا تو فرمایا، کہتا ہے کہ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا اور صرو نے آواز دی جو ایک جانور ہے اور نخلستان میں رہتا ہے تو حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ وہ کہتا ہے۔اے گنہگار توبہ و استغفار کرو اور طوطی نے آواز لگائی تو فرمایا کہتی ہے کہ ہر زندہ (ایک روز) مرے گا اور نیا پُرانا ہو جائے گا اور ابابیل بولی تو فرمایا کہتی ہے کہ نیک عمل پہلے بھیج دو

تا کہ مرنے کے بعد خدا کے یہاں اُس کو پاؤ۔ کبوتر جب بولا تو فرمایا کہتا ہے۔ ''سُبحَانَ رَبِّیِ الاَعْلیٰ مَلَاَ سَمٰواتُہٗ وَاَرضہ (پاک ہے میرا پروردگار جو سب سے بلند ہے اُس کے نور سے تمام آسمان و زمین پُر ہیں)''۔ قمری کے بارے میں فرمایا کہ وہ سبحان ربی الاعلیٰ کہتی ہے۔ اور کلاغ (جنگلی کوّا) عشاروں پر نفرین کرتا ہے کور کورہ کہتا ہے۔ یعنی سوائے ذات خدا کے ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے اور اسفر دو کہتا ہے کہ جو خاموش ہو گیا سلامت رہا اور سبز قبا کہتا ہے۔ سُبحَانَ رَبِّیِ وَبِحَمدِہ۔ ورّاج کہتا الرَّحمٰنُ عَلَی العَرشِ استَویٰ۔ روایت ہے کہ اُن علوم میں سے جو خدا نے حضرت سلیمانؑ کو عطا فرمایا تھا تمام زبانوں کا جاننا اور سمجھنا بھی تھا اور پرندوں درندوں اور دوسرے تمام حیوانات کی زبانیں حضرت جانتے تھے۔ جنگ کے موقع پر فارسی میں گفتگو کرتے جب دربار میں اہل لشکر اور اہل سلطنت کے انتظام کے لئے رونق افروز ہوتے تو رومی زبان میں گفتگو کرتے جب اپنی ازواج کے پاس جاتے سریانی اور نطی زبان میں بات چیت کرتے۔ جب محراب عبادت میں خلوت فرماتے تو عربی زبان میں مناجات کرتے اور جب مسند قضاو حکم پر جلوہ نمائی فرماتے تو زبان عربی میں گفتگو کرتے اور احکام جاری فرماتے۔

ایک روایت کے مطابق حضرت سلیمانؑ کا روزانہ کا خرچ سات کروڑ تھا۔ ایک روز ایک دریائی جانور نے سر باہر نکال کر کہا اے سلیمانؑ ایک روز میری ضیافت کیجئے۔ آپ نے حکم دیا تو آپ کے لشکر کے ایک ماہ کی خوراک دریا کے کنارے جمع کر دی گئی جو ایک پہاڑ کے مانند بلند ہو گئی۔ اُس مچھلی نے سر دریا سے باہر نکالا اور وہ تمام سامان غذا کھا گئی اور کہا اے سلیمانؑ میری پوری غذا تو کہاں، میری ایک روز کی غذا کے برابر بھی نہ ٹھہری۔ حضرت سلیمانؑ کو تعجّب ہوا اور فرمایا کہ دریا میں تجھ ایسے بڑے جانور بھی ہیں اُس نے کہا میرے ایسے جانوروں کی ہزار جماعتیں ہیں حضرت سلیمانؑ نے فرمایا ''سُبحَانَ اللہِ المَلِکِ العَظِیم'' (پاک ہے وہ خدا جو بہت بڑا بادشاہ ہے یعنی بے حساب روزی دینے والا)۔

حضرت سلیمانؑ اور بلقیس کے حالات:

روایت ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ تخت پر متمکن ہوتے تمام مرغان، ہَوا اور جن کو خدا نے آپ کا تابع و مسخر کیا تھا آپ کے سر پر اور ان تمام لوگوں پر سایہ کرتے تھے جو آپ کے تخت کے نزدیک حاضر رہتے ایک روز ہدہُد غائب تھا اور اس کی جگہ سے آفتاب کی روشنی حضرت کے دامن پر پڑتی تھی تو آپ نے نگاہ اُوپر اُٹھا کر دیکھا تو ہدہُد کو اپنی جگہ پر موجود نہ پایا جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے۔ "ہدہُد کو تلاش کیا اور کہا کیا وجہ ہے کہ ہدہُد نہیں دکھائی دیتا بلکہ وہ غائب ہے۔ یقیناً میں اس کو عذاب سخت میں مبتلا کروں گا"۔ عذاب سخت سے مراد یہ تھی کہ اس کا پر نوچ کر دھوپ میں ڈال دوں گا، یا اس کو بے شبہ ذبح کردوں گا، یا کوئی عذر قوی اور دلیل مستحکم (اپنے غائب ہونے کی) بیان کرے۔ منقول ہے کہ ایک شخص نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ کیا تمام علوم پیغمبران حضرت محمدؐ مصطفےٰ آخرالزمان کو میراث میں ملے ہیں، فرمایا، ہاں خدا نے کسی پیغمبر کو مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ محمدؐ اُن سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ راوی نے کہا عیسیٰؑ خدا کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرتے تھے، فرمایا تُو نے سچ کہا اور سلیمانؑ بھی پرندوں کی زبان جانتے تھے اور ہمارے رسول محمدؐ مصطفےٰ ان تمام اُمور پر قادر تھے۔ پھر فرمایا کہ حضرت سلیمانؑ نے ہدُہد کو دیکھا تو وہ اپنی جگہ سے غائب تھا آپ کو غصّہ آیا جیسا کہ خدا نے ذکر فرمایا ہے۔ ہدُہد حضرت کے لئے پانی کے بارے میں اطلاع دیا کرتا تھا اس لئے غصّہ ہوئے کہ وہ اس بارے میں اُس کے محتاج تھے۔ ہدُہد ایک پرندہ تھا اس کو وہ علم دیا گیا جو جناب سلیمانؑ کو حاصل نہ تھا حالانکہ ہَوا کے اندر پانی کا ہونا نہیں جانتے تھے۔ (نہیں دیکھ سکتے تھے) اور ہدُہد اس کو جانتا تھا۔ خداوند عالم نے قرآن میں

ترجمہ، انہوں نے جانوروں کا جائزہ لیا تو کہنے لگے کیا سبب ہے کہ ہدہد نظر نہیں آتا۔ کیا کہیں غائب ہوگیا ہے؟ ﴿۲۰﴾ میں اسے سخت سزادوں گا یا ذبح کر ڈالوں گا یا میرے سامنے (اپنی بے قصوری کی) دلیل صریح پیش کرے ﴿۲۱﴾ سورۃ النمل

فرمایا ہے کہ "اگر ایسا قرآن ہوتا کہ جس کے ذریعہ سے پہاڑ چلنے لگتے۔ زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتی اور مُردے زندہ ہو سکتے تو وہ بھی یہی قرآن ہے لیکن ان کا علم ہمارے پاس ہے اور ہم ہَوا کے اندر پانی کو جانتے (اور دیکھتے) ہیں"۔ خدا کی کتاب میں چند آیتیں ہیں کہ اُن کو جس مطلب کے لئے ہم پڑھتے ہیں وہ حاصل ہوتا ہے۔ الغرض تھوڑی ہی دیر انتظار کے بعد ہدُہدُ حاضر ہوا اور سلیمانؑ نے اس سے پوچھا، تو کہاں تھا۔ ہدُہدُ نے کہا میں وہ چیز معلوم کر کے آیا ہوں جس کی آپ کو خبر نہیں، آپ کے لئے شہر سبا کی یقینی خبر لایا ہوں جس میں کوئی شک نہیں۔ میں نے ایک عورت کو پایا جوان کی ملکہ ہے یعنی شراجیل بن مالک کی بیٹی بلقیس کو اور اس کو تمام چیزیں حاصل ہیں۔ جن کی بادشاہوں کو ضرورت ہوتی ہے اور اس کو ایک تخت عظیم حاصل ہے۔ اُس کو اور اس کی ساری قوم کو میں نے خدا کے علاوہ آفتاب کو سجدہ کرتے دیکھا۔ اور شیطان نے اُن کی نگاہوں میں ان کے اعمال قبیحہ کو زینت دے رکھی ہے اور راہ حق سے روک رکھا ہے تو وہ حق کی جانب ہدایت نہیں پاتے اور یہ کہ سجدہ نہیں کرتے اس خدا کو جو نکالتا ہے پنہا چیزوں کو آسمان و زمین سے، اور جانتا ہے ان تمام باتوں کو جو وہ پوشیدہ کرتے ہیں اور جو کچھ چھپاتے ہیں۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ تو سچ کہتا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے۔ میرا یہ خط لے جا اور ان کے پاس ڈال دے اور

ترجمہ، ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ہدہد آموجود ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے ایک ایسی چیز معلوم ہوئی ہے جس کی آپ کو خبر نہیں اور میں آپ کے پاس (شہر) سبا سے ایک سچی خبر لے کر آیا ہوں ﴿۲۲﴾ میں نے ایک عورت دیکھی کہ ان لوگوں پر بادشاہت کرتی ہے اور ہر چیز اسے میسر ہے اور اس کا ایک بڑا تخت ہے ﴿۲۳﴾ میں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی قوم خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال انہیں آراستہ کر دکھائے ہیں اور ان کو رستے سے روک رکھا ہے پس وہ رستے پر نہیں آئے ﴿۲۴﴾ (اور نہیں سمجھتے) کہ خدا کو آسمانوں اور زمین میں چھپی چیزوں کو ظاہر کر دیتا اور تمہارے پوشیدہ اور ظاہر اعمال کو جانتا ہے کیوں سجدہ نہ کریں ﴿۲۵﴾ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی عرش عظیم کا مالک ہے ﴿۲۶﴾ سلیمان نے کہا (اچھا) ہم دیکھیں گے، تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹا ہے ﴿۲۷﴾ سورۃ النمل

ان کی نگاہوں سے چھپ جا اور دیکھ کہ اس خط کے بارے میں وہ آپس میں کیا گفتگو کرتے ہیں۔ روایت ہے کہ ہدہد نے کہا تھا کہ وہ (بلقیس ملکہ سبا) ایک بزرگ تخت پر بیٹھی ہے اور میں اُس کے تخت کے اندر نہیں پہنچ سکتا۔ جناب سلیمانؑ نے فرمایا کہ اس خط کو قبہ کے اوپر سے گرادے۔ غرض کہ ہدہد روانہ ہوا اور بلقیس کے قصر کے جھروکے سے خط کو اس کی گود میں ڈال دیا۔ بلقیس نے خط پڑھا اور خوفزدہ ہوگئی اور اپنے لشکر کے رئیسوں کو جمع کیا جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ "کہا اے میرے لشکر کے بزرگو میرے پاس ایک ذی عزت خط بھیجا گیا ہے۔" روایت کے مطابق یہ کہا کہ وہ مہر شدہ ہے حضرت کے نامہ کی بزرگی سے یہ بات تھی کہ اُس کے اُوپری حصّہ پر مہر لگائی جاتی تھی (غرضکہ بلقیس نے کہا) وہ خط سلیمانؑ کی طرف سے ہے اور اس کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہے اور سب سے پہلے یہ تحریر ہے کہ سرکشی اور غرور مت کرو اور ایمان قبول کر کے اور میری تابع فرمان بن کر میرے پاس آ۔ بلقیس نے کہا اے بزرگو، مجھے میرے کام میں مشورہ دو کیونکہ میں کسی امر میں کوئی ارادہ واقدام نہیں کرتی جب تک تم کو بُلا کر پوچھ نہیں لیتی۔ ان لوگوں نے کہا ہم لوگ قوت والے اور بڑے بہادر و شجاع ہیں لیکن جو آپ کا حکم ہو آپ کو اختیار ہے لہٰذا غور کر کے بتایئے کہ کیا کرنا چاہیۓ ہم لوگ تابع فرمان ہیں۔ روایت ہے کہ بلقیس کے لشکروں کے سردار تین سو بارہ تھے جن سے وہ مشورہ کیا کرتی تھی اور ہر ایک ایک ہزار آدمیوں کا سردار تھا۔ بلقیس نے کہا کہ جب بادشاہ لوگ کسی شہر میں (فتح کر کے) داخل ہوتے ہیں تو اُس شہر کے رہنے والوں کو خراب کر ڈالتے ہیں اور صاحبان عزّت کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ اور خدا

ترجمہ، یہ میرا خط لے جا اور اسے ان کی طرف ڈال دے پھر ان کے پاس سے پھر آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں ﴿۲۸﴾ ملکہ نے کہا کہ درباروالو! میری طرف ایک نامہ گرامی ڈالا گیا ہے ﴿۲۹﴾ وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور مضمون یہ ہے کہ شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ﴿۳۰﴾ (بعد اس کے یہ) کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور مطیع و منقاد ہو کر میرے پاس چلے آؤ ﴿۳۱﴾ (خط سنا کر) وہ کہنے لگی کہ اے اہل دربار میرے اس معاملے میں مجھے مشورہ دو، جب تک تم حاضر نہ ہو (اور صلاح نہ دو) میں کسی کام کو فیصل کرنے والی نہیں ﴿۳۲﴾ سورۃ النمل

اُس قول کی تصدیق فرماتا ہے کہ ایسا ہی بادشاہ کیا کرتے ہیں۔ یہ اُن کی عادت ہی ہے ایسا ہی (ان الفاظ آیات کی) تفسیر کی ہے۔ روایت ہے کہ بلقیس نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر یہ پیغمبر ہے جیسا کہ دعویٰ کرتا ہے تو ہم کو اس سے مقابلہ کی تاب نہیں ہوسکتی۔ اس لئے کہ (اُس کی تائید) خدا پر ہے۔ اور میں اس طرف ہدیے بھیجتی ہوں اور انتظار کرتی ہوں کہ میرے قاصد کیا خبر لاتے ہیں۔ اور اگر وہ بادشاہ ہے تو اس کی رغبت دُنیا کی طرف ہوگی اور وہ میرا ہدیہ قبول کرے گا پھر میں سمجھ لوں گی کہ اُس میں مجھ پر غالب ہونے کی قوت نہیں۔ پھر ایک صندوقچہ حضرت سلیمانؑ کے لئے تیار کیا جس میں ایک بڑا موتی اور بڑے قیمتی نگینے تھے اور اپنے قاصد سے کہا کہ سلیمانؑ سے کہہ دینا کہ اس گوہر میں بغیر لوہے اور آگ کی مدد کے سوراخ کریں۔ جب وہ چیزیں حضرت سلیمانؑ کے پاس پہنچیں اور قاصد نے بلقیس کا پیغام دیا تو آپ نے ایک کیڑے کو حکم دیا جس نے دھاگا دہن میں پکڑا اور موتی میں سوراخ کر کے دوسری طرف اُس ڈورے کو نکال لایا۔ جب بلقیس کا قاصد حضرت سلیمانؑ کے پاس آیا حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کیا وہ لوگ اپنے مال سے میری امداد کرنا چاہتے ہیں۔ خدا نے جو کچھ مجھ کو عطا فرمایا ہے اُس سے بہتر ہے جو تم لائے ہو بلکہ تم اپنے ہدیہ سے خود نہال ہوتے رہو۔ اپنے ہدیوں کو لے کر ان کے پاس واپس جاؤ۔ میں تو بیشک اُن کی طرف کچھ لشکر لے کر آؤں گا جن سے مقابلہ کی اُن کو مجال نہ ہوگی اور ان کو ذلت و خواری کے

ترجمہ، وہ بولے کہ ہم بڑے زور آور اور سخت جنگجو ہیں اور حکم آپ کے اختیار ہے تو جو حکم دیجیئے گا (اس کے مآل پر) نظر کر لیجیئے گا ﴿۳۳﴾ اس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور اسی طرح یہ بھی کریں گے ﴿۳٤﴾ اور میں ان کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں ﴿۳۵﴾ جب (قاصد) سلیمان کے پاس پہنچا تو سلیمان نے کہا کیا تم مجھے مال سے مدد دینا چاہتے ہو، جو کچھ خدا نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ تم ہی اپنے تحفے سے خوش ہوتے ہوگے ﴿۳٦﴾ ان کے پاس واپس جاؤ ہم ان پر ایسے لشکر سے حملہ کریں گے جس کے مقابلے کی ان میں طاقت نہ ہوگی اور ان کو وہاں سے بے عزت کر کے نکال دیں گے اور وہ ذلیل ہوں گے ﴿۳۷﴾ سورۃ النمل

ساتھ شہر سے باہر نکال دوں گا۔ روایت ہے کہ جب بلقیس کا قاصد اس کے پاس واپس آیا اور سلیمانؑ کی شان و شوکت بیان کی تو اُس نے سمجھ لیا کہ مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتی لہٰذا اطاعت قبول کر کے سلیمانؑ کی جانب روانہ ہوئی چونکہ خدا نے حضرت سلیمانؑ کو اطلاع دے دی تھی کہ بلقیس تمہاری جانب متوجہ ہو چکی ہے اور آ رہی ہے اور نزدیک پہنچ چکی ہے حضرت سلیمانؑ نے جنوں اور شیاطین سے جو حضرت کی خدمت میں حاضر تھے فرمایا کہ یہ بلقیس قبل اس کے کہ یہاں میرے پاس پہنچے اس کے تخت کو حاضر کرو جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اے میرے لشکر کے بزرگو اور رئیسو تم میں سے کون ہے جو اُس کا تخت میرے پاس لادے۔ قبل اس کے کہ وہ میرے پاس فرمانبردار ہو کر پہنچے۔" ایک سرکش جن نے کہا کہ میں اس کو لاتا ہوں قبل اس کے کہ آپ اپنے مقام سے اُٹھیں اور میں اس پر قادر اور امین ہوں۔ اُس شخص نے کہا جس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا یعنی لوح محفوظ یا آسمانی کتابوں کا علم اور وہ آصفؑ ابن برخیا حضرت سلیمانؑ کے وزیر تھے اور اسم اعظم جانتے تھے کہا کہ میں وہ تخت آپ کے لئے اتنی جلد لاتا ہوں کہ آپ اپنی آنکھ نہ جھپکا سکیں گے پھر خدا کو اس کے نام بزرگ سے یاد کیا اور سلیمانؑ کے پلک جھپکانے سے پہلے سلیمانؑ کے تخت کے نیچے سے تخت بلقیس کو نکال کر سامنے رکھ دیا۔ جب سلیمانؑ نے اپنے سامنے تخت کو رکھا ہوا دیکھا کہا یہ میرے خدا کا فضل و احسان ہے تا کہ وہ میرا امتحان لے کر میں

ترجمہ، سلیمان نے کہا کہ اے دربار والو! کوئی تم میں ایسا ہے کہ قبل اس کے کہ وہ لوگ فرمانبردار ہو کر ہمارے پاس آئیں ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے ﴿۳۸﴾ جنات میں سے ایک قوی ہیکل جن نے کہا کہ قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں میں اس کو آپ کے پاس لا حاضر کرتا ہوں اور میں اس (کے اٹھانے کی) طاقت رکھتا ہوں (اور) امانت دار ہوں ﴿۳۹﴾ ایک شخص جس کو کتاب الٰہی کا علم تھا کہنے لگا کہ میں آپ کی آنکھ کے جھپکنے سے پہلے پہلے اسے آپ کے پاس حاضر کئے دیتا ہوں۔ جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے پروردگار کا فضل ہے تا کہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفران نعمت کرتا ہوں اور جو شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار بے پروا (اور) کرم کرنے والا ہے ﴿۴۰﴾

سورۃ النمل

اُس کا شکر ادا کرتا ہوں یا اس کی نعمتوں کی ناقدری کرتا ہوں اور جو شخص خدا کا شکر کرتا ہے تو بس وہ اپنے نفس کے (فائدے کے) لئے کرتا ہے اور جو کفران نعمت کرتا ہے (تو اُسے پروا نہیں) بیشک میرا پروردگار غنی اور کریم ہے۔ سلیمانؑ نے کہا اُس کے تخت میں تغیر و تبدیل کردو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ سمجھ رکھتی ہے یا ناسمجھ لوگوں میں سے ہے۔ پھر جب بلقیس سلیمانؑ کے پاس آئی تو پوچھا گیا کہ تمہارا تخت بھی ایسا ہی ہے وہ بولی گویا یہ وہی ہے اور ہمیں تو اس سے پہلے ہی (آپ کی نبوت کا) علم ہو چکا تھا اور ہم تو آپ کے فرمانبردار ہو چکے تھے۔ اور سلیمانؑ نے اس کو خدا کے سوا جس کی پرستش کرتی تھی اس سے روک دیا کیونکہ کافر قوم کی تھی"۔ روایت ہے کہ بلقیس کے آنے سے پہلے سلیمانؑ کے حکم سے جنوں نے ایک شیشہ کا محل اس کے لئے بنایا تھا اور اُس محل کو پانی پر رکھا تھا جب بلقیس آئی تو کہا گیا کہ محل میں چلی جاؤ تو جب اُس نے محل میں شیشہ کا فرش دیکھا تو اُسے پانی سمجھ کر اپنے پائنچے اُٹھالئے جس سے اُس کی پنڈلیاں کھل گئیں اور ظاہر ہو گیا کہ اس کی پنڈلیوں پر بہت سے بال ہیں۔ سلیمانؑ نے کہا یہ پانی نہیں ہے بلکہ شیشہ کا فرش ہے اُس وقت اُس نے اپنی سابقہ گمراہی کو سمجھا اور کہا کہ میں نے غیر خدا کو پُوج کر اپنے نفس پر ظلم کیا اور اب میں سلیمانؑ کے ساتھ سارے جہانوں کے پروردگار پر ایمان لاتی ہوں۔ اُس کے بعد حضرت

ترجمہ، سلیمان نے کہا کہ ملکہ کے (امتحان عقل کے) لئے اس کے تخت کی صورت بدل دو۔ دیکھیں کہ وہ سوجھ رکھتی ہے یا ان لوگوں میں ہے جو سوجھ نہیں رکھتے ﴿۴۱﴾ جب وہ آپہنچی تو پوچھا گیا کہ کیا آپ کا تخت بھی اسی طرح کا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ تو گویا ہو بہو وہی ہے اور ہم کو اس سے پہلے ہی (سلیمان کی عظمت شان) کا علم ہو گیا تھا اور ہم فرمانبردار ہیں ﴿۴۲﴾ اور وہ جو خدا کے سوا (اور کی) پرستش کرتی تھی، سلیمان نے اس کو اس سے منع کیا (اس سے پہلے تو) وہ کافروں میں سے تھی ﴿۴۳﴾ (پھر) اس سے کہا گیا کہ محل میں چلیے، جب اس نے اس (کے فرش) کو دیکھا تو اسے پانی کا حوض سمجھا اور (کپڑا اٹھا کر) اپنی پنڈلیاں کھول دیں۔ سلیمان نے کہا یہ ایسا محل ہے جس میں (نیچے بھی) شیشے جڑے ہوئے ہیں۔ وہ بول اٹھی کہ پروردگار میں اپنے آپ پر ظلم کرتی رہی تھی اور (اب) میں سلیمان کے ہاتھ پر خدائے رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں ﴿۴۴﴾ سورۃ النمل

سلیمانؑ نے اس کے ساتھ عقد کیا وہ سرح جسریہ کی بیٹی تھی سلیمانؑ نے شیطانوں کو حکم دیا کہ کوئی ایسی چیز تیار کرو جس سے اُس کے پیروں کے بالوں کو صاف کیا جائے۔ تو حمام بنائے گئے اور نورہ تیار کیا گیا حمام و نورہ اُن چیزوں میں سے ہیں جن کو شیاطین نے بلقیس کے لئے تیار کیا اور اسی طرح وہ چیزیں بھی جو پانی کو گردش دیتی رہتی ہیں اُنہی حضرت کے زمانہ میں ایجاد ہوئیں۔

منقول ہے کہ یحیٰ بن اقثم قاضی نے سوال کیا کہ آیا حضرت سلیمانؑ آصفؑ بن برخیا کے علم کے محتاج تھے حضرت امام علی نقیؑ نے جواب دیا کہ جس کے پاس کتاب خدا کا کچھ علم تھا وہ آصفؑ بن برخیا تھے مگر سلیمانؑ ان تمام باتوں کو جاننے اور سمجھنے سے عاجز نہ تھے جو آصفؑ جانتے تھے لیکن چاہتے تھے کہ آصفؑ کی فضیلت جنوں اور انسانوں پر ظاہر ہو جائے تاکہ وہ سب سمجھیں کہ آصفؑ اُن کے بعد حجّت خدا اور ان کے خلیفہ ہوں گے اور وہ علم جو آصفؑ جانتے تھے اُن علوم میں سے کچھ تھا جو حضرت سلیمانؑ نے اُن کو خدا کے حکم سے سپرد فرمایا تھا لیکن خدا نے چاہا کہ آصفؑ کا علم ظاہر ہو، تاکہ لوگ اُن کی امامت میں اختلاف نہ کریں جیسا کہ حضرت داؤدؑ نے اپنی حیات میں سلیمانؑ کو اپنا حکم (فیصلہ کرنے کے لئے) خلق پر حجت خدا ہونے کی تاکید کے لئے سکھا دیا تھا تاکہ امت حضرت داؤدؑ کے بعد اُن کی پیغمبری کا اقرار کرے۔

منقول ہے کہ لوگ حضرت امیر المومنینؑ کے اس قول سے کیونکر انکار کر سکتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو اپنا یہ پیر شام میں معاویہ کے سینہ پر مار کر اس کو تخت سے گرا سکتا ہوں جبکہ آصفؑ وصی سلیمانؑ کے معجزہ سے انکار نہیں کر سکتے کہ انہوں نے یک چشم زون میں حضرت سلیمانؑ کے لئے تخت بلقیس حاضر کر دیا۔ کیا ہمارے پیغمبر بہترین پیغمبران نہیں ہیں اور اُن کا وصی بہترین اوصیا نہیں۔ کیا ہمارے پیغمبر کے وصی کو سلیمانؑ کے وصی سے کمتر سمجھتے ہیں۔ خدا ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کریگا جو ہمارے حق سے انکار کرتے ہیں اور ہماری فضیلتوں کے منکر

ہیں۔ دوسری روایت میں ابو حنیفہ نے حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ حضرت سلیمانؑ نے تمام پرندوں میں ہدہد ہی کی تلاش کیوں کی۔ فرمایا کہ ہدہد پانی کو زمین کے نیچے دیکھ لیتا ہے جیسے تم تیل کو شیشی کے اندر دیکھ لیتے ہو۔ یہ سُن کر ابو حنیفہ ہنسے۔ حضرت نے پوچھا تجھ کو ہنسی کیوں آئی، اُس نے کہا جو پانی کو زمین کے اندر دیکھ لیتا ہے وہ دانہ کو زمین کے نیچے نہیں دیکھ سکتا اور جال میں پھنس جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا شاید تجھ کو معلوم نہیں کہ قضا و قدر آنکھیں بند کر دیتے ہیں۔ اور دُعائے نور میں منقول ہے کہ خدا رحمت نازل کرے سلیمانؑ بن داؤدؑ پر جیسا کہ اُس نے ہم کو حکم فرمایا ہے۔ منقول ہے کہ خدا نے حضرت محمدؐ مصطفےٰ کو سورہ حمد سے مخصوص فرمایا اور اس میں کسی پیغمبر کو سوائے حضرت سلیمانؑ کے شریک نہیں کیا کیونکہ اس سورہ میں بسم اللہ الرحمن الرّحیم ان کو عطا فرمایا جیسا کہ خدا نے اُن کے خط کے شروع میں جو بلقیس کو لکھا تھا ذکر کیا ہے۔ (مولف فرماتے ہیں کہ اس قصہ میں بہت سی نادر و عجیب باتیں مذکور ہیں جس میں سے بعض کتاب بحار الانوار میں لکھی ہیں)۔

جو احکام اور وحی حضرت سلیمانؑ پر نازل ہوئیں:

حق تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے، یاد کرو داؤدؑ و سلیمانؑ کو جبکہ زراعت کے بارے میں حکم کرتے تھے جبکہ رات کے وقت قوم کی بھیڑیں کھیت چر گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلہ کے گواہ تھے اُس وقت ہم نے سلیمان کو فیصلہ کرنے کی تعلیم دی اور ہم نے ہر ایک (داؤدؑ و سلیمانؑ) کو علم و حکمت سکھایا تھا۔ منقول ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ خدا نے وہ سب کچھ مجھے عطا فرمایا

ترجمہ، اور داؤد اور سلیمان (کا حال بھی سن لو کہ) جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی (اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ (کرنے کا طریق) سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا۔ ﴿۷۹﴾ سورۃ الأنبياء

ہے جو اور لوگوں کو عطا فرمایا ہے اور جو کچھ ان کو نہیں دیا وہ بھی ہم کو عنایت کیا ہے اور ہم کو وہ سب کچھ سکھا دیا ہے جو لوگوں کو تعلیم دی اور جو کچھ نہیں دی۔ اور ہم نے لوگوں کے سامنے اور ان کے پیٹھ پیچھے خدا سے ڈرنے، پریشانی اور توانگری کے زمانہ میں خرچ کرنے میں میانہ روی اور خوشی و مسّرت کی حالت میں اور غصّہ کے وقت حق بات کہنے اور ہر حال میں خدا کی بارگاہ میں تضرع وزاری کرنے سے بہتر کوئی بات نہیں پائی۔ منقول ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت سلیمانؑ سے التماس کیا کہ اپنے بعد ہم پر اپنے فرزند کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ وہ خلافت کی صلاحیت نہیں رکھتا جب زیادہ اصرار کیا تو حضرت نے فرمایا اچھا چند مسائل اُس سے میں دریافت کروں گا اگر اُن کے جوابات وہ دے دیگا تو خلیفہ مقرر کر دوں گا۔ آخر حضرت نے پوچھا کہ اے فرزند روٹی اور پانی کا مزہ کیا ہے۔ اور آواز کی قوت اور کمزوری کس سبب سے ہوتی ہے اور انسان کے کس جسم میں عقل کا مقام ہے۔ کس چیز سے شقاوت و بے رحمی اور رقتّ (نرمی قلب) اور رحم حاصل ہوتا ہے اور جسم کو تکلیف و راحت کس عضو سے ملتی ہے۔ اور بدن کا ترقی پانا اور ترقی سے محروم رہنا کس عضو سے متعلق ہے وہ کسی ایک سوال کا جواب نہ دے سکا۔ حضرت امام صادقؑ نے ان سوالات کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ پانی کا مزہ (اس سے مراد) زندگی ہے اور روٹی کی لذّت قوت ہے۔ آواز کی تیزی اور کمزوری گروہ کے گوشت کی کمی اور زیادتی کے سبب سے ہے۔ عقل و دانائی کا مقام دماغ ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ جس کی عقل کم ہوتی ہے لوگ کہتے ہیں کہ اس کا دماغ کس قدر چھوٹا ہے اور بے رحمی اور رحم دل کی سختی و نرمی کے سبب سے ہے جیسا کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ "وائے ہو اُن پر جن کے دل یاد خدا سے سخت ہو گئے ہیں"۔ اور بدن کی تکان و راحت پیروں سے ہوتی ہے۔ جب پیروں کو زیادہ راستہ چلنا پڑتا ہے جسم کو تکلیف پہنچی ہے۔ جب پیروں کو آرام ہو جاتا ہے ان کی تھکن جاتی رہتی ہے جسم کو بھی راحت حاصل ہوتی ہے اور جسم کا بڑھنا اور اس سے محرومی ہاتھوں کی وجہ سے ہے اگر آدمی ہاتھوں سے

عمل کرتا ہے بدن کے لئے روزی حاصل ہوتی ہے اور دُنیا و آخرت کی منفعت میسر آتی ہے اگر عمل نہیں کرتا تو جسم دُنیا و آخرت کے آرام سے محروم رہتا ہے۔

منقول ہے کہ ایک ضعیفہ نے حضرت سلیمانؑ کی خسدمت میں حاضر ہو کر ہوا کی شکایت کی حضرت نے ہَوا کو طلب فرما کر پوچھا کہ تُونے اس بڑھیا کو کیوں تکلیف پہنچائی۔ ہَوا نے عرض کی کہ پروردگار عزّت نے مجھے ایک جماعت کی کشتی کو غرق ہونے سے نجات دینے کے لئے حکم فرمایا جو ڈوبنے کے قریب تھی میں بہت تیزی کے ساتھ رواں ہوئی تاکہ اُن کشتی والوں کو بچاؤں۔ یہ عورت چھت پر کھڑی تھی میری لپیٹ میں آکر گری اور اس کا ہاتھ ٹوٹ گیا (اس میں میری کیا خطا ہے) حضرت نے مناجات کی کہ الٰہی اس قضیہ میں کیا فیصلہ دوں۔ وحی نازل ہوئی کہ "اہل کشتی کو حکم دو کہ اس ضعیفہ کے ہاتھ کی دیت (عوض) ادا کریں کیونکہ ہوا کشتی والوں کو بچانے کے لئے چلی تھی (لیکن) میری طرف سے عالم کے کسی متنفس پر ظلم نہیں کیا جا سکتا"۔ (لٰہذا اس کا عوض کشتی والوں کے ذمہّ ہونا چاہیے)۔ اس روایت سے بظاہر حضرت سلیمانؑ کی حکومت و اختیار کا اظہار معلوم ہوتا ہے اور یہ کہ خدا کسی پر ظلم کو برداشت نہیں کرتا۔ اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کے انگور کے باغ میں رات کے وقت کچھ گوسفند ایک شخص کی پہنچیں اور درختوں کو خراب کیا۔ مالک باغ گوسفندوں کو حضرت داؤدؑ کی خدمت میں پکڑ کے لایا اور انصاف کا طالب ہوا حضرت داؤدؑ نے جناب سلیمانؑ کے پاس بھیج دیا کہ وہ فیصلہ کریں گے۔ وہ لوگ حضرت سلیمانؑ کے پاس گئے۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر گوسفندوں نے درخت کی جڑ اور شاخیں سب کھالی ہیں گوسفندوں کے مالک کو لازم ہے کہ اس کے عوض گوسفندیں ان بچوں سمیت جوان کے شکم میں ہیں صاحب باغ کو دیدے۔ اور اگر صرف پھل کھائے ہیں اور درخت اور شاخیں باقی ہیں تو گوسفندوں کے بدلے اُن کے بچے باغ کے مالک کو دیئے جائیں۔ حضرت داؤدؑ کو سلیمانؑ کے فیصلہ میں کوئی اختلاف نہ تھا اگر وہ اختلاف کرتے تو خدا

فرماتا ہے کہ ہم ان کے فیصلہ کے دیکھنے والے تھے دوسری جگہ منقول ہے کہ کسی ایک نے فیصلہ نہیں کیا بلکہ آپس میں گفتگو کی اور وحی کے منتظر تھے کہ خدا نے حضرت سلیمانؑ کو اس معاملہ کا فیصلہ بذریعہ وحی بتادیا تاکہ ان کی فضیلت ظاہر فرمائے۔

امام صادقؑ سے منقول ہے کہ امامت خدا کا ایک عہد ہے جو اُس جماعت سے مخصوص ہے جن کا نام خدا نے ظاہر کر کے تعین فرمادیا ہے اور امام کو یہ اختیار نہیں ہے کہ عہدہ امامت اُس کے علاوہ کسی اور کو دیدے جس کو خدا نے اس کے بعد مقرر فرمادیا ہے۔ یہ تحقیق کہ خدا نے حضرت داؤدؑ کو وحی کی کہ اپنے اہل سے اپنا وصی مقرر کریں کیونکہ میرے علم میں گذر چکا ہے کہ ہر پیغمبر کو جسے میں مبعوث کروں گا بے شبہ اس کا وصی اُس کے اہل سے قرار دوں گا۔ حضرت داؤدؑ کے چند فرزند تھے ان میں ایک فرزند وہ تھا جس کی ماں کو آپ بہت عزیز رکھتے تھے۔ حضرت داؤدؑ اس زوجہ کے پاس گئے اور کہا کہ خدا نے مجھے وحی کی ہے کہ اپنے اہل سے اپنا وصی قرار دوں اُس عورت نے کہا میرے لڑکوں کو اپنا وصی بنایئے حضرت داؤدؑ نے فرمایا، میں بھی یہی چاہتا ہوں اور خدا کے علم میں یہ تھا کہ حضرت سلیمانؑ وصی مقرر ہوں تو خدا نے داؤدؑ کو وحی کی کہ وصی مقرر کرنے میں جلدی مت کرو۔ یہاں تک کہ میرا حکم تم کو پہنچے۔ چند دنوں کے بعد دو اشخاص گوسفند اور باغ انگور کے متعلق فیصلہ کرانے آئے۔ خدا نے داؤدؑ پر وحی کی کہ اپنے فرزندوں کو جمع کریں ان میں سے جو لڑکا انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا اُسی کو تمہارا وصی قرار دوں گا۔ داؤدؑ نے فرزندوں کو بلایا اور ان دونوں فریقین نے جب اپنا معاملہ بیان کیا۔ سلیمانؑ نے پوچھا اے باغ کے مالک گوسفندیں کس وقت باغ میں داخل ہوئی تھیں اُس نے کہا رات کے وقت۔ آپ نے گوسفندوں کے مالک سے کہا میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ اپنے گوسفندوں کے بچے اور اُن کے اُون اس سال صاحب باغ کو دیدے داؤدؑ نے فرمایا کیوں یہ حکم نہ دیا کہ تمام گوسفند مالک باغ کو دیدے جیسا کہ علمائے بنی اسرائیل حکم دیتے ہیں۔ سلیمانؑ نے کہا درخت جڑ سے نہیں

اُکھڑے ہیں بلکہ دوسرے سال اُس میں پھل نکل سکتے ہیں اسی سال کے پھل ضائع ہوئے ہیں۔ لہٰذا گوسفندوں کے اسی سال کے بچے اُس کو ملنا چاہیئں۔ اگر درخت بیخ وبن سے خراب ہوئے ہوتے تو گوسفندیں اس کو ملنا چاہیئے تھیں۔ تو خدا نے حضرت داؤدؑ کو وحی کی کہ جو فیصلہ سلیمانؑ نے کیا وہ صحیح ہے۔ اے داؤدؑ تم جو چاہتے تھے اس سے الگ میں دوسرا امر چاہتا ہوں۔ پھر داؤدؑ اپنی زوجہ کے پاس گئے اور کہا کہ میں نے جو چاہا تھا خدا کی مرضی اُس کے علاوہ تھی اور جو خدا چاہتا تھا وہی ہوا اور ہم اس کے تابع وفرمانبردار ہیں۔ (موئف فرماتے ہیں کہ اکثر اہلسنت نے اس آیت کی یوں تفسیر کی ہے کہ داؤدؑ و سلیمانؑ کے درمیان اس واقعہ کے فیصلہ کے بارے میں نزاع ہوئی۔ ان میں سے ہر ایک نے اجتہاد کیا اور سلیمانؑ کا اجتہاد درست و صحیح ہوا۔ اور اسی قصر سے متمسک ہوئے ہیں کہ پیغمبروں پر اجتہاد جائز ہے۔ چونکہ دلائل و نصوص سے ثابت ہو چکا ہے اور اجماع بلکہ مذہب شیعہ کی ضروریات دین میں شامل ہے کہ پیغمبران خدا ظن اور اجتہاد سے گفتگو نہیں کرتے اور آیت کریمہ بھی ان کے اختلاف پر دلالت نہیں کرتی۔ معتبر حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جب حضرت داؤدؑ نے بنی اسرائیل پر سلیمانؑ کی فضیلت ظاہر کرنا چاہا۔ اس معاملہ کو اُن پر چھوڑ دیا کہ وہ فیصلہ کریں اور بنی اسرائیل کی غلطی جس کے بارے میں وہ اپنے لئے کیا کرتے تھے ظاہر فرمادیں۔ یا یہ کہ جب یہ مقدمہ واقع ہوا تو وہ لوگ منتظر وحی ہوئے اور خدا نے یہ فیصلہ سلیمانؑ کو بذریعہ وحی تعلیم فرما دیا۔ تاکہ ان کی فضیلت ظاہر کردے اور اس فیصلہ میں بعض حدیثیں جو سلیمانؑ و داؤدؑ کے مابین نزاع ظاہر کرتی ہیں تقیہ پر محمول ہیں یا یہ کہ ظاہری طور پر حضرت داؤدؑ (سلیمانؑ سے) بحث کرتے تھے تاکہ دوسروں پر ان کی حقیقت و فضیلت ظاہر ہو جائے اگرچہ یہ بھی احتمال ہے کہ یہ حکم اُس زمانہ میں منسوخ رہا ہو اور جو حکم داؤدؑ نے دیا وہ وحی خدا کی جانب سے قرار پایا اس بنا پر کہ جزئی معاملات میں پیغمبران غیر اولوالعزم کے زمانہ میں حکم

منسوخ ہونا جائز ہو یا یہ کہ حضرت موسیٰؑ نے خبر دی ہو کہ یہ حکم حضرت سلیمانؑ کے زمانہ تک نافذ رہے گا)۔

منقول ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی ماں نے کہا اے فرزند رات کو بہت مت سوؤ (بلکہ عبادت الٰہی میں کچھ وقت گذارو) کیونکہ رات میں زیادہ سونا قیامت کے روز انسان کو فقیر اور پریشان کرتا ہے۔ دوسری روایت میں حضرت سلیمانؑ نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ ہر گز لوگوں سے جنگ و جدال مت کیا کرو کیونکہ اس میں نفع نہیں بلکہ برادران مومن کے درمیان عداوت پیدا ہونے کا سبب ہے۔ منقول ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ خدا نے مجھے وہ ملک و بادشاہی عطا فرمائی ہے کہ میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہوگی۔ میرے واسطے ہَوا، آدمی، جن، پرند و چرند سب کو مسخر فرمایا ہے اور مجھے پرندوں کی زبان تعلیم کی ہے اور ہر طرح کی نعمتیں عطا کی ہیں لیکن باوجود ان نعمتوں کے ایک روز بھی صبح سے شام تک خوشی میں بسر نہ ہوئی، میں چاہتا ہوں کہ کل اپنے قصر میں داخل ہو کر بالاخانہ پر سے اپنی سلطنت کا نظارہ کروں لہٰذا میرے پاس کسی کو آنے کی اجازت مت دینا تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی معاملہ درپیش ہو جائے اور میری خوشی و شادمانی رنج و کلفت سے بدل جائے۔ لوگوں نے عرض کی ایسا ہی ہوگا۔ دوسرے روز حضرت سلیمانؑ اپنا عصا لے کر قصر کے سب سے بلند مقام پر تشریف لے گئے اور اپنے عصا پر ٹیک لگا کر اپنی بادشاہت و سلطنت کی سیر میں مشغول ہوئے اور بہت مسرور تھے۔ ان کو دیکھ دیکھ کر جو خدا نے ان کو بخشا تھا۔ ناگاہ اُن کی نگاہ ایک خوبصورت نوجوان پر پڑی جو پاکیزہ کپڑے پہنے ہوئے قصر کے ایک گوشہ سے ظاہر ہو کر آپ کے پاس آیا۔ حضرت سلیمانؑ نے پوچھا تجھے یہاں آنے کی اجازت کس نے دی آج تو میں نے چاہا تھا کہ تنہا رہوں۔ تو کس کی اجازت سے یہاں آیا اُس نے کہا اس گھر کے پروردگار نے مجھے اجازت دی۔ اُس کی اجازت سے آیا ہوں۔ سلیمانؑ نے کہا قصر کا پروردگار مجھ سے زیادہ حق دار ہے پس بیان کرو کہ تم کون ہو۔ اُس جوان نے کہا میں

ملک الموت ہوں۔ پوچھا کس لئے آئے ہو، کہا آپ کی روح قبض کرنے فرمایا، تو آؤ اور جو حکم ہوا ہے بجالاؤ کیونکہ میں نے چاہا تھا کہ آج میری مسرّت و شادمانی کا دن ہو اور خدا نے پسند نہ فرمایا کہ اُس کی ملاقات فرحت افزا کے علاوہ کسی اور چیز میں مجھے مسرّت حاصل ہو۔ غرضکہ ملک الموت نے آپ کی روح مطہر اُسی حال میں قبض کی جیسے کہ وہ عصا پر ٹیک لگائے کھڑے تھے۔ لوگ حضرت کی جانب دیکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ آپ زندہ ہیں۔ اُس حالت میں لوگوں کے درمیان اختلاف و فتنہ پیدا ہو گیا بعض کہنے لگے کہ سلیمانؑ بہت دنوں سے ٹیک لگائے کھڑے ہیں اور ان کو درد و تکان لاحق نہیں ہوتا۔ نہ ان کو نیند آتی ہے نہ وہ کچھ کھاتے اور پیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے خدا ہیں اور واجب ہے کہ ہم ان کی پرستش کریں۔ اور ایک گروہ نے خیال کیا کہ سلیمانؑ نے جادو کیا ہے اور جادو کے زور سے ہماری نگاہوں میں کھڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ اور مومنین کہتے تھے کہ وہ خدا کے بندے اور پیغمبر ہیں خدا جس طرح چاہتا ہے ان کو رکھتا ہے جب ان میں اختلاف اور جھگڑا شروع ہوا خدا نے دیمک کو حکم دیا جس نے حضرت کا عصا اندر سے کھا کر کھوکھلا کر دیا۔ عصا ٹوٹ گیا اور حضرت سلیمانؑ قصر سے گر پڑے تو جنوں نے دیمک کا شکریہ ادا کیا اور اس کے اس احسان کے بدلے اپنے اوپر لازم قرار دے لیا کہ جہاں دیمک ہوتی ہے پانی اور مٹی اس کے لئے مہیّا کر دیتے ہیں۔ یہ کلام باری تعالیٰ کے معنی ہیں جو اس نے فرمایا ہے "جب ہم نے سلیمانؑ پر موت کو مقدر فرمایا تو اُن کی موت کو ایک زمین کے کیڑے نے ان کے عصا کو کھا کر (اندر سے کھوکھلا کر کے) ظاہر و واضح کیا"۔ پھر جب اُن کی لاش گری تو جنوں نے جانا کہ اگر وہ (اخبہ) عیب جاننے والے ہوتے تو اس ذلیل کرنے والے (کام) میں مبتلا نہ ہوتے۔ حضرت صادقؑ نے فرمایا واللہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے "یعنی جب سلیمانؑ کی

ترجمہ، پھر جب ہم نے ان کے لئے موت کا حکم صادر کیا تو کسی چیز سے ان کا مرنا معلوم نہ ہوا مگر گھن کے کیڑے سے جو ان کے عصا کو کھاتا رہا۔ جب عصا گر پڑا تب جنوں کو معلوم ہوا (اور کہنے لگے) کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو ذلت کی تکلیف میں نہ رہتے ﴿۱۴﴾ سورۃ سبأ

لاش گری تو آدمیوں نے سمجھا کہ اگر غیب پر جنات مطلع ہوتے تو اس ذلیل و خوار کرنے والے کام میں مشغول نہ رہتے"۔ یعنی وہ خدمت اور وہ کام جو حضرت کی وفات کے بعد تک ان کے حکم سے کرتے رہے نہ کرتے۔ دوسری روایت کے مطابق حضرت سلیمانؑ نے جنوں کو حکم دیا تھا کہ ایک شیشہ کا قُبّہ (مسجد) بنا کر دریا میں ڈالیں۔ جنوں نے وہ قبہ بنایا اور دریا میں ڈال دیا ابھی کچھ باقی تھا کہ) حضرت سلیمانؑ ایک روز اُس قبہ میں داخل ہوئے اور اپنے عصا پر تکیہ کرکے زبور کی تلاوت فرما رہے تھے اور شیاطین آپ کے آس پاس کام میں مشغول تھے حضرت سلیمانؑ ان کو اور وہ حضرت کو دیکھتے تھے۔ ناگاہ حضرت سلیمانؑ نے قبہ کے ایک گوشہ پر ایک مرد کو دیکھا پوچھا تم کون ہو، اُس نے جواب دیا کہ میں وہ ہوں جو رشوت قبول نہیں کرتا اور نہ کسی بادشاہ سے ڈرتا ہوں۔ میں ملک الموت ہوں اور اُسی حال میں حضرت سلیمانؑ کی روح قبض کرلی۔ لوگ ان کو اُسی طرح عصا سے ٹیک لگائے کھڑے ہوئے ایک سال تک دیکھتے رہے اور جنّات اپنے کام میں مشغول رہے اور حضرت سلیمانؑ کے حالات معلوم کرنے کی جرات نہ کر سکتے تھے اور نہ ان کے حال میں کوئی تبدیلی پاتے تھے یہاں تک خدا نے دیمک کو بھیجا جس نے آنحضرت کے عصا کو اندر

ترجمہ، اور ان (ہزلیات) کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان کے عہدِ سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے مطلق کفر کی بات نہیں کی، بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ اور ان باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے) جو شہر بابل میں دو فرشتوں (یعنی) ہاروت اور ماروت پر اتری تھیں۔ اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے، جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعۂ) آزمائش ہیں۔ تم کفر میں نہ پڑو۔ غرض لوگ ان سے (ایسا) جادو سیکھتے، جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ اور خدا کے حکم کے سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے۔ اور کچھ ایسے (منتر) سیکھتے جو ان کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے۔ اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا، اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ اور جس چیز کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا، وہ بری تھی۔ کاش وہ (اس بات کو) جانتے ﴿۱۰۲﴾ اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو خدا کے ہاں سے بہت اچھا صلہ ملتا۔ اے کاش، وہ اس سے واقف ہوتے ﴿۱۰۳﴾

سے کھالیااور وہ گر پڑے۔ اس وجہ سے جنّات دیمکوں کا شکر ادا کرتے ہیں اور وہ جہاں ہوتی ہیں پانی اور مٹی اُن کے لئے فراہم کر دیا کرتے ہیں۔ جب حضرت سلیمانؑ نے رحلت فرمائی تو شیطان نے جادو میں ایک کتاب لکھی۔ اُس کتاب کے پیچھے یہ بھی لکھ دیا کہ یہ وہ کتاب ہے جس کو آصفؑ بن برخیانے اپنے بادشاہ سلیمانؑ کے واسطے لکھی ہے جس میں علم کے خزانے اور ذخیرے ہیں۔ اُس میں یہ لکھا کہ جو شخص چاہے کہ فلاں کام ہو جائے اُسے چاہیے کہ جادو کرے جو چاہے کہ فلان کام انجام پاجائے فلاں سحر پر عمل کرے۔ اور اس کتاب کو حضرت سلیمانؑ کے تخت کے نیچے دفن کر دیا اور وہاں سے لوگوں کے سامنے نکالا۔ تو کافر کہنے لگے کہ سلیمانؑ کی ہم پر حکومت جادو کے سبب سے تھی جو اس کتاب میں تحریر ہے۔ مومنین کہتے تھے کہ وہ خدا کے بندے اور پیغمبر تھے جو کچھ کرتے تھے باعجاز پیغمبری اور خدا کی قدرت سے کیا کرتے تھے۔ اسی قصہ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے جیسا کہ خدا ارشاد فرماتا ہے "یہودیوں نے ان افتراپردازیوں کی متابعت کی جو شیاطین اُن (سلیمانؑ) کے زمانہ میں یا اُن کی بادشاہی کے بارے میں کرنے لگے تھے حالانکہ سلیمانؑ کافر نہ تھے اور نہ یہ جادو وغیرہ ان کی ایجادات سے ہے لیکن شیاطین نے ان کے زمانہ میں کفر کیا کہ لوگوں کو جادو کی تعلیم دیا کرتے تھے"۔ یہ بھی منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کو وحی کی کہ تمہاری موت کی علامت یہ ہے کہ بیت المقدس میں ایک درخت پیدا ہو گا جس کو خرنوبہ کہتے ہیں۔ ایک روز حضرت کی نگاہ ایک درخت پر پڑی جو بیت المقدس میں اُگا ہوا تھا تو حضرت نے اُس درخت سے خطاب فرمایا کہ تیرا نام کیا ہے اُس نے کہا خرنوبہ یہ سُن کر حضرت اپنے محراب عبادت میں تشریف لے گئے اور اپنے عصا پر سہارا کر کے کھڑے ہوئے تھے کہ اُسی حالت میں آپ کی رُوح قبض کر لی گئی اور آدمی اور جنات بدستور آپ کے کاموں میں مشغول رہے کہ آپ زندہ ہیں آخر دیمک نے عصا کو اندر سے خالی کر دیا اور آپ کی لاش گر گئی اُس وقت سب نے اپنے کاموں کو روکا۔ روایت ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی عمر سات سو بارہ (۷۱۲) سال کی

تھی۔(مولف فرماتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ آپ کی عمر ترپن (۵۳) سال کی تھی اور آپ کی بادشاہی اور پیغمبری کی مدّت چالیس (۴۰) سال ہے اور بادشاہی کے ابتدائی چار سال گذرنے کے بعد بیت المقدس کی تعمیر شروع کی تھی۔ اُس میں کچھ کام باقی تھا جو ایک سال تک آپ کی وفات کے بعد ہوتا رہا۔ اس وجہ سے آپ کی وفات سے لوگ واقف نہ ہو سکے۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دں میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally